بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 10

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ – 10

اہم تفسیری نکات

قرآن مجید کا دسواں پارہ سورۃ انفال کی بقیہ آیات 41 تا 75 اور سورۃ توبہ کی پہلی 93 آیات پر مشتمل ہے۔

سیاق وسباق: نویں پارے کے آخر میں سورۃ انفال کا آغاز ہوا تھا جس کے اہم موضوعات میں معرکہ بدر پر تبصرہ، نبی اکرم ؐ کی خاصیات واعزازات، باہمی تعلقات کی اصلاح (فاتقو اللہ واصلحو ذات بینکم)، سچّے اہل ایمان کی صفات: خوف خدا، اللہ پر توکل، اقامت صلوۃ، صدقہ وخیرات (اولئک ھم المومنون حقا)، غزوہ بدر کا پس منظر اور پیش منظر، اللہ کے ہر کام میں حکمت، یوم بدر کے دن نبی کریم ؐ کی دعا، حق کی فتح (لیحق الحق بکلامتہ)، فرشتوں کا نزول، اہل اسلام کی نصرت، اصل مددگار ہستی: صرف اللہ ربّ العالمین (وماالنّصر الّا من عند اللہ)۔اس کے بعد سمع واطاعت کا حکم، سمع ومعصیت نہ کرو، اللہ ورسول ؐ کی پکار پر لبیک کہو (استجیبو للّہ وللرسول اذا دعاکم)، دلوں کا پھیرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے (واعلمو انّ اللہ یحول بین المرءِ وقلبہ)، دین پر ثابت قدمی، نیکی کو موقع ہاتھ سے نہ جانے دو، مخصوص فتنہ سے ڈرو جب انفرادی نیکیاں اجتماعی سزاء سے نہیں بچا سکیں گی (واتّقو فتنۃ لا تصیبن الذین ظلمو منکم خاصّہ)۔اس کے بعد تقویٰ کی برکات: فرقان، کفّارہ سیئات، مغفرت، اعمال صالحہ کی توفیق، قرآن کو قصّہ ماضی سمجھنے والوں کی غلط فہمی (ان ھذا الّا اساطیر الاوّلین)، دعوت حق کے مقابلے میں اکڑ اور جاہلانہ رویّہ، استغفار سے عذاب ٹل جاتا ہے (وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون)، مسجد کے اندر یا مسجد کے قریب شور شرابہ کی مذمت (وماکان صلاتھم عند البیت الّا مکاءً و تصدیہ)، مال کے زور پر حق کے راستے میں روڑے اٹکانے والے (ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ)، اسلام دشمن مکروہ کردار کی مذمت بیان کی گئی۔

اسی پس منظر کی روشنی میں دسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

دسویں پارے کا پہلا رکوع: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ--- (انفال۔41)

رکوع کے تفسیری موضوعات

نویں پارے کی آخری آیات میں منکرین حق کو مربیانہ خطاب: مغفرت کی پیشکش (ان ینتھو یغفرلھم ما قد سلف)، بہترین سرپرست اور حقیقی مددگار ہستی: صرف اللہ ربّ العالمین (نعم المولیٰ و نعم النّصیر)۔

دسویں پارے کے آغاز میں مال غنیمت کے بقیہ احکامات، کا ذکر ہے۔مال غنیمت کے مصارف، مال غنیمت کے حوالے سے انسانی کمزوریوں کی نشاندہی، یوم بدر کی منظر کشی، غیر متوقع جنگ، غیر متعین وقت، غیر متعین جگہ، غزوہ بدر میں نزول ملائکہ کی

طرف اشارہ(وماانزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان)۔اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے(انّ اللہ علیٰ کل شئ قدیر)۔دشمن کی تعداد کا نفسیاتی اثر،دلوں کے بھید جاننے والی ہستی(انّ اللہ علیم بذات الصدور)۔تمام معاملات اللہ کی طرف(والی اللہ ترجع الامور)۔

تقویٰ، باہمی اخوت، ہمدردی، اللہ رسولؐ کی اطاعت،

مال غنیمت کے حوالے سے انسانی کمزوریوں کی نشاندہی

مال غنیمت کے مصارف

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (انفال۔41)

اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں بطور غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہے اور اس چیز(وحی) پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن(بدر والے دن) اتاری جس دن دونوں لشکر باہم مقابل ہوئے تھے،اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Consumption of *Ghanimah* Properties!

Know that whatever spoils you take, one-fifth is for Allah and the Messenger, his close relatives, orphans, the poor, and ˹needy˺ travellers, if you ˹truly˺ believe in Allah and what We revealed to Our servant on that decisive day when the two armies met ˹at Badr˺. And Allah is Most Capable of everything. (8:41)

Ghanimah is applied to property which is acquired after triumph. In these verses the rules of distribution of Ghanimah properties are introduced.

In this verse, the day of Badr has been called the day of distinction between the true and the false.

اس آیت میں مال غنیمت کے احکام کا ذکر ہے۔

غنیمت سے مراد وہ مال ہے جو جنگ میں فتح کے بعد حاصل ہو۔

جو مال بغیر لڑائی کے صلح کے ذریعہ یا جزیہ و خراج سے وصول ہوا سے مال فے کہا جاتا ہے۔آیت کے اس حصے میں مال غنیمت کے مصارف بیان کئے جارہے ہیں۔آیت میں اللہ کا لفظ تو بطور تبرک کے آیا ہے، نیز اس لئے ہے کہ ہر چیز کا اصل مالک وہی ہے۔ایک حصہ رسول اللہ کا(اور آپؐ کے بعد اسے مفاد عامہ میں خرچ کیا جائے گا)جیسا کہ خود آپؐ بھی یہ حصہ مسلمانوں پر ہی خرچ فرماتے تھے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس حوالے سے مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار امام وقت یا خلیفہ وقت کو ہے۔

یوم بدر کی منظر کشی

غیر متوقع جنگ، غیر متعین وقت، غیر متعین جگہ

Un-planned battle!

دشمن کی تعداد کا نفسیاتی اثر

دلوں کے بھید جاننے والی ہستی

اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ (انفال۔43)

وہ(اللہ)دلوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ ہے۔

Indeed, He has the best knowledge of that which is in (your) hearts.

تمام معاملات اللہ کی طرف

وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔(انفال۔44)

بالآخر، سارے معاملات اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔

And to Allah ˹all˺ matters will be returned ˹for judgment˺. (8:44)

دوسرا رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً۔۔۔ (انفال۔45)

رکوع کے تفسیری موضوعات

کامیابی کیلئے قرآنی ہدایات: کامیابی کے اصول، 1۔استقامت۔2۔یادالٰہی(فاثبتو واذكر الله)، 3۔قرآن وسنّت کی پیروی، 4۔اتحادو یکجہتی، اختلاف وانتشار کی ممانعت(ولا تنازعوفتفشلو وتذهب ريحكم)، 5۔صبر وثبات، غرور وتکبر کرنے والوں کاانجام، شیطان کے مزین کئے گئے اعمال(واذ زيّن لهم الشيطٰن اعمالهم)۔

کامیابی کیلئے قرانی ہدایات

Qur'anic instructions to success

کامیابی کے اصول: استقامت، یادالٰہی

يٰۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔(انفال۔45)

اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔

Key to success: Be steadfast and remember Allah!

O you who have believed! When you face an enemy, stand firm and remember Allah often so you may be successful. (8:45)

Qur'anic instructions for success are being mentioned in this verse. The first principle of success/victory is steadfastness.

اس آیت میں اہل اسلام کو وہ آداب بتائے جارہے ہیں جن کو دشمن سے مقابلے کے وقت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔سب سے پہلی بات ثابت قدمی اور عزم واستقلال ہے۔دوسری ہدایت یہ ہے یہ کہ اللہ تعالٰی کو کثرت سے یاد کرو۔ مشکل ترین حالات میں بھی ذکرالٰہی نہ چھوڑو۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: لا تمنوا لقاء العدو ، فإذا لقيتموهم فاصبروا۔یعنی دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو، ہاں! اگر جنگ شروع ہوجائے تو پھر صبر واستقامت دکھاؤ۔(بخاری)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: لا تتمنوا لقاء العدو، وسلوا الله العافية۔ یعنی دشمن سے جنگ کرنے کی تمنا نہ رکھو بلکہ اللہ سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔

قرآن وسنّت کی پیروی کا حکم

اختلاف وانتشار کی ممانعت، ثابت قدمی کی تاکید

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

(انفال۔46)

اور اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

Obedience, Unity and Self-restraint!

Obey Allah and His Messenger and do not dispute with one another, or you would be discouraged and weakened. Persevere! Surely Allah is with those who persevere. (8:46)

Help and support from Allah (swt) can be expected to come only through obedience to Him. Negligence and disobedience can only be the causes of the displeasure of Allah and a certain deprivation from whatever grace could come from Him. Thus, in the above verses, we have been given four instructions for success:

1. **Steadfastness and firmness**
2. **Dhikr of Allah (Remembering Allah in every situation)**
3. **Obedience of Allah and His Messenger**
4. **Unity**
5. **Self-restraint**

فخر و غرور کی روش اختیار نہ کرو

حق کے راستے میں روڑے اٹکانے والے

غرور و تکبر کرنے والوں کا انجام

اس سے پہلی آیات میں ثابت قدمی، اخلاص، یادالٰہی، اتحاد و اتفاق کی نصیحت فرمائی گئی تھی، انتشار و اختلاف سے منع کیا گیا تھا۔

قریش مکہ جب اپنے قافلے کی حفاظت اور لڑائی کی نیت سے نکلے، تو بڑے فخر و غرور اور تکبر سے نکلے تھے۔ اس آیت میں اہل اسلام کو اس قسم کے م متکبرانہ اور جاہلانہ رویے سے منع کیا گیا ہے۔ ابو جہل سے جب کہا گیا تھا کہ ابوسفیان کا قافلہ تو بچ گیا جس کی حفاظت کیلئے وہ مکہ سے نکلے تھے لہٰذا اب واپس مکہ چلنا چاہیئے تو اس نے جواب دیا کہ کیسی واپسی؟ ہم تو بدر کی جگہ پڑاؤ کریں گے۔ وہاں شراب و شباب کی محفلیں سجیں گیں، اپنی فتح کا جشن منائیں گے تاکہ پورے عرب میں ہماری بہادری اور فتح کی شہرت ہو جائے۔ اللہ کی شان کہ سرداران مکہ کے ارمان قدرت نے پلٹ دیئے۔ یوم جشن ان کیلئے یوم مرگ بن گیا۔ میدان بدر ان کیلئے موت کا گڑھا ثابت ہوا۔ جس جگہ وہ خوشی منانے کا ارادہ رکھتے تھے وہیں ان کی ہلاکت اور تدفین ہوئی۔ یہ اللہ کی شان کبریائی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اللہ کو تکبر پسند نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔

شیطان کے مزیّن کئے گئے اعمال

Deception of Shaitan!

تیسرا رکوع: اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔۔۔ (انفال۔49)

رکوع کے تفسیری موضوعات

منافقین کا پروپیگنڈہ، توکل علی اللہ، بداعمالیوں کے نتائج، اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا (وانّ اللّٰہ لیس بظلّام للعبید)، گناہوں کا وبال (فاخذھم اللّٰہ بذنوبھم)، اللہ کی نعمت کو باقی رکھنے کا ضابطہ، قوم فرعون کی ہلاکت کی وجہ: اپنی اصلاح نہ کرنا، بدعہدی ایک خلاف اسلام عادت ہے، سزا کا مقصد: اصلاح: لعلّھم یذکّرون، صلح و جنگ کے اصول، معاہدہ صلح کو ختم کرنے کی صورت (وامّا تخافنّ من قوم خیانۃ۔۔)، خیانت: اکبر الکبائر (انّ اللّٰہ لایحب الخائنین)۔

منافقین کا پروپیگنڈہ

توکل علی اللہ

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (انفال۔49)

اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

Whoever puts their trust in Allah, surely Allah is Almighty, All-Wise. (8:49)

بداعمالیوں کے نتائج

اللہ اپنے بندوں پر زیادتی نہیں کرتا

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ (انفال۔51)

(اے قریش مکہ !) یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔اور یہ (جان رکھو) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

This is ˹the reward˺ for what your hands have done. And Allah is never unjust to ˹His˺ creation.” (8:51)

(اے قریش مکہ) یہ ذلت و پستی جو بدر میں شکست کی صورت میں تمہارے اوپر آئی ہے یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں، بلکہ وہ تو عادل ہے جو ہر قسم کے ظلم وجور سے پاک ہے۔

حدیث قدسی: حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یا عبادی انّی حرّمت الظلم علٰی نفسی فجعلہ بینکم محرماً فلا تظالمو---کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم وزیادتی کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی مت کرو۔اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جو میں نے شمار کرکے رکھے ہوئے ہیں، پس جو اپنے اعمال میں بھلائی پائے۔اس پر اللہ کی حمد کرے اور جو اس کے برعکس پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (صحیح مسلم)

گناہوں کا وبال

Punishment of Sins!

اللہ کی نعمت کو باقی رکھنے کا ضابطہ

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ۔ (انفال۔53)

یہ اللہ کی اِس سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے طرزِ عمل کو نہیں بدل دیتی۔ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

This is because Allah would never discontinue His favour to people until they discontinue their faith. Surely Allah is All-Hearing, All-Knowing. (8:53)

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم کفران نعمت کا راستہ اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کر کے اپنے احوال واخلاق کو نہیں بدل لیتی، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کے دروازے بند نہیں فرماتا۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ گناہوں کی وجہ سے اپنی نعمتیں سلب فرمالیتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بننے کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ گویا تبدیلی اور اصلاح کا مطلب یہی ہے کہ قوم گناہوں کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کرے۔

قوم فرعون کی ہلاکت کی وجہ: اپنی اصلاح نہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا عام قانون یہ ہے کہ جب کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مبذول ہوں اور وہ ان کی قدر نہ پہچانے اور اللہ کے سامنے نہ جھکے تو اس کی نعمتیں مصیبتوں سے بدل دی جاتی ہیں۔ قوم فرعون اور ان سے پہلی اقوام نے بھی جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہ کی تو ان سے نعمتیں چھین لی گئیں اور نعمتوں کے بجائے عذاب میں پکڑ لئے گئے۔

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کیا۔ اس کے علاوہ اس آیت میں یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اللہ نے قوم فرعون کو غرق کر کے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو بھی گناہوں اور سرکشی والے راستے پر چلے گا تو اس کو اپنے گناہوں کے وبال کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

بدعہدی ایک خلاف اسلام عادت ہے

نقض عہد کا ارتکاب

اَلَّذِیْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ۔ (انفال۔56)

جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔

˹namely˺ those with whom you ˹O Prophet˺ have entered into treaties, but they violate them every time, not fearing the consequences. (8:56)

یہ آیت مدینہ منورہ میں آباد قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر کے متعلق ہے۔رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ پہنچ کر اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔اس کا آغاز **مواخات مدینہ** سے کیا۔یعنی مدینہ کے اندر مہاجرین وانصار کے درمیان تمام وطنی اور قومی عصبیتوں کو ختم کر کے ایک نئی قومیت اسلام کے نام پر قائم فرمائی۔ہجرت مدینہ کے بعد دوسرا قدم آپؐ نے یہ اٹھایا کہ یہود مدینہ جواب مسلمانوں کے پڑوسی بن گئے تھے ان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا۔جس کو **میثاق مدینہ** کہا جاتا ہے اس کا سب سے اہم جزء یہ تھا کہ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف کسی بیرونی دشمن کی مدد اعلانیہ یا خفیہ مدد نہیں کریں گے۔اسی طرح باہمی اختلاف کے وقت رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سب کے لئے واجب الاتباع ہوگا۔لیکن ان لوگوں نے غزوہ بدر کے وقت **عہد شکنی** کر کے مشرکین مکہ کو اسلحہ اور سامان جنگ سے مدد پہنچائی۔مگر جب غزوہ بدر کا انجام مسلمانوں کی فتح مبین اور قریش مکہ کی ہزیمت وشکست کی صورت میں سامنے آیا تو پھر یہ لوگ حضور اکرمؐ کے سامنے حاضر ہو کر معذرت پیش کی کہ اس مرتبہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ ہمیں معاف فرمادیں آئندہ عہد شکنی نہیں کریں گے۔حضور اکرمؐ نے اپنے حلم وکرم کی وجہ سے دوبارہ معاہدہ کی تجدید فرمالی۔مگر یہ لوگ اپنی سرشت سے مجبور تھے غزوہ احد میں مسلمانوں کی ابتدائی شکست اور نقصان کا علم ہو کر ان کے حوصلے بڑھ گئے۔اور ان کا سردار **کعب بن اشرف** خود سفر کر کے مکہ پہنچا اور مشرکین مکہ کو اس پر آمادہ کیا گیا کہ اب وہ پوری تیاری کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کریں وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔یہ **دوسری عہد شکنی** تھی جو ان لوگوں نے اسلام کے خلاف کی۔آیت مذکورہ میں ان کی اس عہد شکنی کا ذکر فرمایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے آپ نے معاہدہ کر لیا مگر یہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑتے رہے۔پھر ساری دنیا نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان لوگوں نے اپنی اس **بدعہدی کی سزاء** چکھی۔ان کے قبائل مدینہ سے جلاوطن کئے گئے۔ابو جہل کی طرح کعب بن اشرف مارا گیا۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ جو لوگ **بدعہدی** کرتے ہیں درصل وہ خوف خدا سے عاری ہوتے ہیں: وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ۔

سزا کا مقصد اصلاح: لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

سورۃ انفال آیت 57 میں غدّاروں کی سزا کا ذکر ہے مگر اسی آیت کے آخر میں بڑا حکیمانہ جملہ ارشاد فرمایا گیا: لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ فرما کر رب العالمین کی رحمت عامہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس سزا کا اصل مقصد کوئی انتقام لینا یا اپنے غصہ کو فرو کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ایک مصلحت کے تحت ہے کہ شاید یہ صورت حال دیکھ کر یہ لوگ کچھ ہوش کے ناخن لیں اور اپنے کئے پر نادم ہو کر اپنی اصلاح کر لیں۔

صلح اور جنگ کا ایک اہم اصول

معاہدہ صلح کو ختم کرنے کی صورت

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔(انفال۔58)

اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف برابری کی بنیاد پر پھینک دیں۔ بیشک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔

Violation of Peace Treaty!

And in case you ˹O Prophet˺ see signs of betrayal from any people (with whom you have a covenant), respond by openly terminating your treaty with them. Surely Allah does not like the traitors. (8:58)

خیانت: اکبر الکبائر

اِنَّ اللہَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (الانفال۔58)

Surely Allah does not like those who betray. (8:58)

حدیث: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئسَ الضَّجِیْعُ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَابِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔

اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس لیے کہ یہ بُرا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، بے شک یہ بدترین باطنی خصلت ہے۔(سنن نسائی)

چوتھا رکوع: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔۔۔ (انفال۔59)

رکوع کے تفسیری موضوعات

منکرین حق غلط فہمی میں نہ رہیں، اپنے گھوڑے تیار رکھو، اپنا دفاع مضبوط رکھو(واعدّولھم ماستطعتم من قوّۃ)، دفاع دین اسلام، انفاق فی سبیل اللہ، اللہ کی راہ میں مالی ایثار(وما تنفقو من شی فی سبیل اللّہ یوفّ الیکم)، صلح کے احکامات، دشمن سے بھی صلح ہو سکتی ہے، صلح کی پیشکش قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں(وان جنحو للسّلم فاجنح لھا)، صلح حدیبیہ، دھوکے بازوں سے مقابلے کیلئے اللہ کافی ہے(وان یریدو ان یخدعوک فانّ حسبک اللہ)، اسلامی اخوّت اللہ تعالیٰ کا انعام(والّف بین قلوبھم)، تمہارے لئے اللہ ہی کافی ہے(حسبک اللہ)۔

منکرین حق غلط فہمی میں نہ رہیں

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ۔ (انفال۔59)

منکرِین حق اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ بازی لے گئے، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

Let not the deniers of the truth be deluded that they will gain any advantage. Surely, they, can never cause failure [to Allah]. (8:59)

اپنے گھوڑے تیار رکھو

اپنا دفاع مضبوط رکھو

دفاع دین اسلام

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔۔۔ (انفال۔60)

اور جہاں تک ہو سکے (دشمن کی جارحیت) سے مقابلے کی تیاری رکھو۔

Be prepared against aggression!

Make your defence strong!

Meet the challenges regarding defence!

ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی کریم ﷺ نے زبان سے جہاد کا بھی حکم دیا: جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم۔(ابوداؤد، نسائی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح دفاع وجہاد ہتھیاروں سے ہوتا ہے بعض اوقات زبان سے بھی ہوتا ہے اور قلم بھی زبان ہی کے حکم میں ہے۔اسلام پر کفر والحاد کے حملوں اور تحریفوں کی مدافعت زبان یا قلم سے کرنا اس صریح نص کی بنیاد پر جہاد میں داخل ہے۔

اسی طرح دفاع اسلام کیلئے مال کی ضرورت بھی پڑتی ہے بلکہ سامان حرب تو مال ہی کے ذریعہ تیار کیا جاسکتا ہے۔اس لحاظ سے دفاع اسلام کیلئے مالی ایثار بھی جہاد میں داخل ہے۔اس لئے اسی آیت کے اگلے حصّے میں میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت اور اس کا اجر عظیم اس طرح بیان فرمایا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ!

راہ خدا میں مالی ایثار کرو!

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ (انفال۔60)

اور تم جو کچھ (بھی) اللہ کی راہ میں خرچ کروگے تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم سے ناانصافی نہ کی جائے گی۔

Spend in the cause of Allah!

Make investment in Allah's way!

Whatever you spend in the cause of Allah will be paid to you in full and you will not be wronged. (8:60)

صلح کے احکامات

دشمن سے بھی صلح ہو سکتی ہے

صلح کی پیشکش قبول کرلو!

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (اعراف۔61)

اگر دشمن صلح وسلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، یقیناً وہی سننے اور جاننے والا ہے۔

Accept Peace Deal!

If they incline towards peace, incline you as well to it, and trust in Allah. Surely, He is All-Hearing, All-Knowing. (8:61)

The purpose of this verse is that there is no harm in making a peace deal or offer of reconciliation when it is available, even it is proposed by the opponents.

اس آیت میں صلح کے احکام اور اس کے متعلقات کا بیان ہے۔

صلح میں پیش قدمی بھی بقول فقہاء جائز اور اشارات نصوص سے ثابت ہے۔

اگر حالات جنگ کے بجائے صلح کے متقاضی ہوں اور دشمن بھی مائل بہ صلح ہو تو صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

اگر صلح سے دشمن کا مقصد دھوکا اور فریب دینا ہو تب بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ پر بھروسہ رکھیں، یقیناً اللہ دشمن کے فریب سے بھی محفوظ رکھے گا، اور وہ آپ کو کافی ہے۔اسی آیت کی تعمیل میں حدیبیہ والے دن نبی کریم ﷺ نے مشرکین مکہ سے صلح کر لی جس کے نتیجے میں صلح حدیبیہ کا امن معاہدہ طے پایا۔

دھوکے بازوں سے مقابلے کیلئے اللہ کافی ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (انفال۔62)

اور اگر وہ (مخالفین اسلام) دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو (فکر مند نہ ہوں) تمہارے لیے اللہ کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی۔

Allah is sufficient against deceivers!

But if their intention is only to deceive you, then Allah is certainly sufficient for you. He is the One Who has supported you with His help and with the believers. (8:62)

The purpose of this verse is that if the intention of the opponents is bad and if their real motive regarding reconciliation is a deceptive strike against you - even then, you do not have to bother about it because Allah is sufficient as your supporter.

The Islamic principle is that if the enemy is inclined towards reconciliation, then Muslims should welcome the move and should not be reluctant to make peace even if they are unsure whether or not the enemy is sincere about peace deal. Since it is impossible to know the true intention of others, allowance should be made for their words. If the enemy is sincere in their offer of reconciliation, the Muslims should not continue bloodshed because of suspected intention of the enemy. This is important for Muslims to keep the moral superiority during encounters.

اسلامی اخوت: اللہ تعالیٰ کا انعام

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (انفال۔63)

اور (اسی اللہ نے) ان (اہل ایمان) کے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرمادی۔ اگر آپ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے خرچ کر ڈالتے تو (ان تمام مادی وسائل کے باوجود) بھی آپ ان کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان محبت پیدا فرمادی۔ بیشک وہ بڑے غلبہ والا حکمت والا ہے۔

Mutual Love and Unity is a blessing of Allah!

He (Allah) brought their hearts together. Had you spent all the riches in the earth, you could not have united their

hearts. But Allah has united them. Indeed, He is Almighty, All-Wise. (8:63)

The strong bond of love and brotherhood that developed among the companions despite the fact that they came from a variety of tribes which had long-standing traditions of mutual enmity. This was a Special Favour of Allah. Uniting the hearts of different people and infusing them with love and concern for each other is something beyond human control. To turn severe enmity into deep love and affection within a span of two or three years witnessed in regard to the Muslim community during the life of Prophet (peace be upon him) was doubtlessly a Divine Gift. This can be done only by Him who has created all. Allah's support was the deciding factor in this development, and this only serves to emphasize that Muslims should always seek and depend on Allah's support and favour rather than on worldly factors.

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور اہل ایمان پر جو احسانات فرمائے، ان میں سے ایک بڑے احسان کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ کی مومنین کے ذریعے سے مدد فرمائی۔ صحابہ کرام آپؐ کے دست بازو اور محافظ و معاون بن گئے۔ مومنین پر یہ احسان فرمایا کہ ان کے درمیان پہلے جو عداوت تھی، اسے محبت و الفت میں تبدیل فرمادیا، پہلے وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، اب ایک دوسرے کے جانثار بن گئے، پہلے ایک دوسرے کے دلی دشمن تھے اب آپس میں رحیم و شفیق ہو گئے صدیوں پرانی باہمی عداوتوں کو اس طرح ختم کر کے، باہم پیار اور محبت پیدا کر دینا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور اس کی قدرت و مشیت کی کار فرمائی تھی، ورنہ یہ ایسا کام تھا کہ دنیا بھر کے خزانے بھی اس پر خرچ کر دیئے جاتے تب بھی یہ گوہر مقصود حاصل نہ ہوتا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس احسان کا ذکر اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے: اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔ (آل عمران:103)

اس کے ساتھ اس آیت میں یہ بھی بتلادیا گیا کہ مختلف لوگوں کے دلوں کو جوڑ کر ان میں الفت و محبت پیدا کرنا کسی انسان کے بس کا کام نہیں صرف اس ذات کا کام ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی انسان ساری دنیا کی دولت بھی اس کام کے لئے خرچ کر ڈالے کہ باہم منافرت رکھنے والے لوگوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دے تو وہ کبھی اس پر قابو نہیں پا سکتا۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کے قلوب میں باہمی الفت و محبت اللّٰہ تعالیٰ کا انعام ہے۔جماعتوں اور افراد کے درمیان وحدت و اتفاق ایک ایسی چیز ہے جس کے محمود اور مفید ہونے سے کسی مذہب و ملت اور کسی فکر و نظر والے کو اختلاف نہیں ہو سکتا اور اسی لئے ہر شخص جو لوگوں کی اصلاح کی فکر کرتا ہے وہ ان کو آپس میں متفق کرنے پر زور دیتا ہے۔اس وجہ سے قرآن میں یہی کی ہدایت فرمائی گئی کہ سب مل کر اللہ کی رسّی (کتاب و سنّت) کو مضبوط تھام لو تو آپس کے جھگڑے ختم ہو کر اتفاق کامل پیدا ہو جائے گا۔

ایک اور آیت کے اندر محبت کا نسخہ بتایا گیا:اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔
یعنی جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال عمل کریں اللہ ان کے درمیان محبت و مودّت پیدا فرمادیں گے۔
آج اتحاد کی بات تو سب کرتے ہیں مگر اتحاد کے معنی ہر شخص کے نزدیک یہ ہوتے ہیں کہ لوگ میری بات مان لیں تو اتفاق ہو جائے۔اور دوسرے بھی اتحاد کے لئے اسی فکر میں ہوتے ہیں کہ وہ ہماری بات مان لیں تو اتفاق ہو جائے۔حالانکہ جب آراء کا اختلاف فطری اور ضروری ہے تو یہ ظاہر ہے کہ قیامت تک آپس میں اتفاق نہیں ہو سکتا۔اتحاد کی فطری صورت وہ ہی ہے جو قرآن نے بتلائی کہ سارے فریقین اللّٰہ کے دین پر متفق ہو جائیں۔اس لئے قرآن میں ہدایت فرمائی گئی کہ سب مل کر اللہ کی رسّی یعنی اللّٰہ کے دین (قرآن و سنّت) کو مضبوطی سے تھام لو تو آپس کے جھگڑے ختم ہو کر اتحاد کامل پیدا ہو سکتا ہے۔

پیغمبرؐ کو تسلّی اور حوصلہ افزائی (حسبک اللہ)

تمہارے لئے اللّٰہ کافی ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (انفال۔64)

اے نبیؐ، تمہارے لیے اور تمہارے فرمانبردار اہلِ ایمان کے لیے تو بس اللہ کافی ہے۔

Allah is sufficient for you!

O Prophet! Allah is sufficient for you and for the believers who follow you. (8:64)

پانچواں رکوع: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ۔۔۔ (انفال۔65)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ کی راہ میں استقامت اور ثابت قدمی کی اہمیت، غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور اکرمؐ کو ہدایات، لوگوں کو قیدی بنانے کے بجائے اصل نصب العین پر توجہ دی جائے، اصل مشن طاغوت کا خاتمہ، مال غنیمت کی حلت۔

استقامت، صبر اور ثابت قدمی

حق کی خاطر لڑنے کا جذبہ بیدار کرو!

Motivation, Steadfastness and Resilience!

بعض مفسرین نے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ اگر دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہو تو اجتماعی خودکشی کے بجائے حکمت عملی کے تحت لڑائی سے پیچھے ہٹنا بزدلی نہیں۔ بلکہ بعض دفعہ حکمت کا تقاضا ہوتا ہے کہ اپنی طاقت کو بچانے کیلئے دو قدم پیچھے ہٹ جائے یا جنگ سے گریز کیا جائے اگر شکست بالکل سامنے نظر آرہی ہو۔

اس آیت میں اپنی یا دشمن کی تعداد سے قطع نظر فتح و نصرت کو ثابت قدمی کی شرط کے ساتھ بھی مشروط کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا کہ: اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ۔ اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے۔ مفسرین کے مطابق دور نبویؐ میں جہاد کے سلسلے میں یہ ابتدائی حکم تھا جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد دور نبویؐ میں ہی جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ اگلی آیت میں نئے رعایتی حکم کی تفصیل کو بیان کیا جارہا ہے۔

حکم میں تخفیف: اللہ نے بوجھ ہلکا کر دیا

راہ خدا میں استقامت اور ثابت قدمی کی اہمیت

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (انفال۔66)

اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کر دیا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ابھی تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے سو آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر اور ہزار آدمی ایسے ہوں تو دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے، اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

Now Allah has lightened your burden, and He knew that there is weakness in you. So, if there are one hundred among you, who are patient and steadfast, they will overcome two hundred. And if there be one thousand, they will overcome two thousand, by Allah's Will. And Allah is with the steadfast. (8:66)

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ: یہ فرما کر صبر وثابت قدمی کی اہمیت بیان فرمادی کہ اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ثابت قدمی کا اہتمام ضروری ہے۔

غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور اکرمؐ کو ہدایات

لوگوں کو قیدی بنانے کے بجائے اصل نصب العین پر توجہ دی جائے

اصل مشن (طاغوت کے خاتمہ) پر توجہ

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ښ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (انفال۔67)

اور یہ بات نبی کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ قیدی بنا کر رکھے جب تک زمین میں جہاد کی سختیوں کا سامنا نہ کرے (یعنی فتنہ کو کچل نہ دے)۔ تم لوگ تو صرف مال دنیا چاہتے ہو جب کہ اللہ آخرت چاہتا ہے اور وہی صاحبِ عزّت وحکمت ہے۔

It is not for a Prophet that he should have prisoners of war (and free them with ransom) until he has thoroughly subdued the land. You settled with the fleeting gains (e.g. ransom) of this world, while Allah's aim ⌜for you⌝ is the Hereafter. Allah is Almighty, All-Wise. (8:67)

یہ آیت بطور تنبیہ نازل ہوئی تھی۔ اس آیت میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ تم لوگ ابھی نبی کی منشاء کو اچھی طرح نہیں سمجھے ہو، نبی کا اصل کام یہ نہیں کہ لوگوں کو قیدی بنا کر فدیئے اور غنائم وصول کر کے خزانے بھرے بلکہ اس کے نصب العین اور مشن سے جو چیز براہ راست تعلق رکھتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ کفر وطاغوت کی طاقت ٹوٹ جائے۔

غلطی کی معافی کی وجہ

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ: یعنی اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی۔اس بات میں مفسرین کااختلاف ہے کہ لکھی ہوئی بات سے کیا مراد ہے؟

صاحب روح المعانی نے اس بارے میں چار مفہوم بیان کئے ہیں:

1:ان لا یعذب قوما قبل تقدیم ما یُبَیّنِ لھم امرًا او نھیًا۔یعنی اللہ تعالٰی کسی قوم کو اسکے اوامر و نواہی کے احکام واضح کرنے سے پہلے عذاب نہیں دیتے۔

2۔او مخْطی فی مثل ھذا الا جتھاد۔اجتہادی مسائل میں مخطی(خطا کرنے والے)سے مؤاخذہ نہیں ہوتا جیسا کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت کے بارے میں اجتہادی غلطی ہوئی۔ایسی اجتہادی غلطی پر مواخذہ نہیں ہوتا بشر طیکہ نیت درست ہو۔

3۔ان لا یعذبھم و رسول اللہ ﷺ فیھم۔بعض نے رسول اللہ ؐ کی موجودگی کو عذاب میں مانع ہونا مراد لیا ہے۔

4۔ان لا یعذب اھل بدر۔بعض نے اہل بدر کی مغفرت اس سے مراد لی ہے۔

بعض نے کہا کہ اس سے مال غنیمت کی حلت مراد ہے یعنی چونکہ یہ نوشتہ تقدیر تھا کہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت حلال ہوگا،اس لئے تم نے فدیہ لے کر ایک درست اور جائز کام کیا ہے،اگر ایسا نہ ہوتا تو فدیہ لینے کی وجہ سے تمہیں عذاب عظیم پہنچتا۔

مال غنیمت کی حلت

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلاً طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (انفال۔69)

پس جو کچھ تم نے مال حاصل کیا ہے اسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت میں مال غنیمت کی حلت و پاکیزگی کو بیان کرکے فدیے کا جواز بیان فرمادیا گیا۔جس سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ پچھلی آیت میں لکھی ہوئی بات سے مراد شاید یہی حلت غنائم ہے۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:فُضِّلتُ عَلَی الانبیاء بست یعنی مجھے چھ چیزوں کے ذریعے باقی انبیاء پر فضیلت عطا گئی:

1۔اعطیت جوامع الکلم۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

2۔نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ۔۔رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔

3۔وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا۔ اور تمام زمین میرے لیے مسجد یعنی نماز کیلئے پاکیزہ بنادی گئی۔

4۔وَأُحِلَّتْ لِي المَغَانِمُ۔ اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہ تھا۔

5۔وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔اور تمام انبیاءاپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میں تمام انسانیت کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

6۔وختم بی النبیون۔ اور مجھے آخری نبیؐ ہونے کا اعزاز عطا کیا گیا۔

ایک حدیث مبارکہ کے اندر ایک ساتویں چیز شفاعت کا بھی ذکر ہے:وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ: اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔یعنی یہ شفاعت کا اعزاز بھی کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔

چھٹا رکوع: يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى۔۔۔ (انفال۔70)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اسیران بدر کیلئے مغفرت کی امید(اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا)، رسول اللہؐ سے خیانت کی سزاء، دھوکہ دہی کا انجام: ذلّت و رسوائی۔ صحابہ کرام کی تین اقسام 1۔مہاجرین، 2۔انصار، 3۔عام مسلمان، ایمان، ہجرت، جہاد فی سبیل اللہ، فتح مکہ کے بعد ہجرت کے احکام(لا ھجرۃ بعد الفتح)، مسلمانوں پر دینی مدد فرض ہے(وان استنصروکم فی الدّین فعلیکم النّصر)، اخوّت اسلامی کا رشتہ، اسلام دشمن قوتیں متحد ہیں(والّذین کفرو بعضھم اولیاء بعض)، حقیقی مومن کون؟، مہاجرین و انصار کی فضیلت(اولٰئک ھم المومنون حقّا)، وراثت کے حقیقی حکم کی بحالی۔

اسیران بدر کیلئے مغفرت کی امید

رسول اللہ ﷺ سے خیانت کی سزاء

دھوکہ دہی کا انجام: ذلت و رسوائی

ایمان، ہجرت، جہاد فی سبیل اللہ

صحابہ کرام کی تین اقسام

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ ۗ وَاللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ (انفال-72)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال خرچ کیے، اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کر کے (دارالاسلام میں) آ نہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آ جائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا (امن و صلح کا) معاہدہ ہو اور اللہ ان کاموں کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔

Those who believed, emigrated, and strived with their wealth and lives in the cause of Allah, as well as those who gave them shelter and help—they are truly guardians of one another. As for those who believed but did not emigrate, you have no obligations to them until they emigrate. But if they seek your help ˹against persecution˺ in faith, it is your obligation to help them, except against people bound with you in a treaty. Allah is All-Seeing of what you do. (8:72)

اس آیت میں صحابہ کرام کی تین اقسام کو بیان کیا گیا:

صحابہ کی پہلی قسم: یہ صحابہ مہاجرین کہلاتے ہیں جو فضیلت میں صحابہ کرام میں اول نمبر پر ہیں۔ان کا ذکر اس آیت کے پہلے حصّے میں کیا گیا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد بھی کیا۔

صحابہ کی دوسری قسم: یہ صحابہ انصار کہلاتے ہیں۔یہ فضیلت میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ان کے بارے میں آیت کے اگلے حصّے میں فرمایا گیا: وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا۔ اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی۔اس سے مراد انصار مدینہ ہیں۔

اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ: یہ (مہاجرین اور انصار) ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یعنی ایک دوسرے کے حمایتی اور مددگار ہیں۔بعض مفسرین نے کہا کہ ولی ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔بعض مفسرین کے مطابق ولایت اور وراثت کا یہ حکم فتح مکہ تک تھا۔اس کے بعد انصار اور مہاجرین کی باہمی ولایت اور وراثت کا حکم ختم ہو گیا کیونکہ اب دین اسلام کافی پھیل چکا تھا اور مسلمانوں کی تعداد کافی بڑھ چکی تھی للہٰذا اس کے بعد اس باہمی ولایت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

صحابہ کرام کی تیسری قسم: یہ صحابہ کی تیسری قسم ہے جو مہاجرین وانصار کے علاوہ ہیں۔یہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے ہی علاقوں اور قبیلوں میں مقیم رہے اور ہجرت کرکے یا نصرت کرکے اسلام کیلئے قربانی نہیں دی۔ان کے بارے میں فرمایا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر (اللہ کے دین کیلئے) ہجرت نہیں کی تو وہ تمہاری ولایت یا وراثت کے مستحق نہیں۔اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت پیش آجائے تو پھر ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔ہاں اگر وہ تم سے ایسی قوم کے خلاف مدد کے خواہش مند ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان امن اور صلح کا معاہدہ ہے تو پھر ان مسلمانوں کی حمایت کے مقابلے میں اس امن کے معاہدے کی پاسداری زیادہ ضروری ہے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا (لا هجرة بعد الفتح۔ حدیث)،تاہم کسی جگہ سے اپنے دین وایمان کو بچانے کیلئے ہجرت کرنا،ہمیشہ اولیٰ اور موجب اجر ہے: وقد كانت الهجرة فرضًا حين هاجر النبىﷺ الى ان فتح النبىّ مكة. (حصاص،ماجدی)

مسلمانوں پر دینی مدد کرنا فرض ہے

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ۔ (انفال۔72)

اگر دوسرے مسلمان دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا (امن و صلح کا) معاہدہ ہو۔

Helping fellow Muslims is an obligation!

But if they seek your help ⌜against persecution⌝ in faith, it is your obligation to help them except against people bound with you in a peace treaty. (8:72)

Helping fellow Muslims is an obligation but this rule has an exception.

مخالفین اسلام کے خلاف اگر دوسرے مسلمانوں کو تمہاری مدد کی ضرورت پیش آجائے تو پھر ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہے۔ لیکن اس معاملے میں ایک استثناء رکھا گیا جس کا ذکر اس آیت کے آخر میں ہے: اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ یعنی اگر وہ تم سے ایسی قوم کے خلاف مدد کے خواہش مند ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان صلح کا معاہدہ ہے یا جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہے تو پھر ان مسلمانوں کی حمایت کے مقابلے میں امن اور صلح کے معاہدے کی پاسداری زیادہ ضروری ہے۔

اسلام دشمن قوتیں ایک پیج پر ہیں!

اخوت اسلامی کے رشتے کو استوار رکھو!

Mutual help and support are vital!

And those who disbelieve are helpers one of another. And unless you act likewise (mutual help and support), there will be disorder and corruption in the land. (8:73)

آیت کا مدعا یہ ہے کہ اسلام دشمن قوتیں عموماً اسلام کے خلاف متحد رہتی ہیں۔ دین اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے وہ ایک پیج پر ہیں! جس طرح دشمنان اسلام ایک دوسرے کے دوست اور حمایتی ہیں اس طرح اگر تم نے بھی ایمان کی بنیاد پر ایک دوسرے کی حمایت نہ کی اور مشکل وقت میں بحیثیت امت مسلمہ ایک دوسرے کی مدد نہ کی تو پھر بڑا فتنہ اور فساد ہو گا۔ اس لئے کہ

جب باہمی انتشار اور تفرقہ بازی ہوتی ہے تو پھر دشمن کا کام آسان ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے درمیان موالات کا رشتہ قائم فرمایا ہے لہذا اخوت اسلامی کے اس رشتے کی قدر کرنی چاہیئے۔

جو احکام اس جگہ بیان ہوئے ہیں وہ عدل وانصاف اور امن عامہ کے لئے بنیادی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس آیت سے اقلیتوں کے حوالے سے اسلام کا ایک خاص قانون بھی معلوم ہوتا ہے۔لفظ ولی چونکہ ایک عام مفہوم رکھتا ہے جس میں وراثت بھی داخل ہے اور معاملات کی ولایت وسرپرستی بھی۔اسلئے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلم اقلیت کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے وارث سمجھے جائیں گے اور تقسیم وراثت کا جو قانون ان کے مذہب میں رائج ہے ان کے درمیان اسی کو نافذ کیا جائیگا۔مطلب یہ کہ غیر مسلم اقلیتوں کے عائلی مسائل اسلامی حکومت میں محفوظ رکھے جائیں گے۔

حقیقی مومن کون؟

مہاجرین وانصار کی فضیلت

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَّهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔ (انفال۔74)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کردینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

Words of Praise for the companions!

Those who believed, migrated, and struggled in the cause of Allah, and those who gave ˹them˺ shelter and help, they are the true believers. They will have forgiveness and an honourable provision. (8:74)

This verse contains the words of praise for the companions who emigrated from Makkah and for the Ansar of Madinah who helped them, as well as the attestation to their being

true Muslims and the promise of forgiveness and respectable provision made to them.

یہ صحابہ کرام کی دو عظیم جماعتوں مہاجرین وانصار کا تذکرہ ہے، جن کا اسی سورت میں ہو چکا ہے۔ گزشتہ آیات میں مہاجرین و انصار کے رشتہ موالات کا تذکرہ تھا اور ان آیات میں ان کی مدح و ثواب کا ذکر ہے۔ یہاں دوبارہ ان کا ذکر ان کی فضیلت کو بیان کرنے کیلئے کیا گیا ہے۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا: یعنی یہی حقیقی مومن ہیں کیونکہ انہوں نے ہجرت، نصرت دین، ایک دوسرے کے ساتھ موالات اور اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ جہاد کرکے اپنے ایمان کی تصدیق ہے۔

لَّهُم مَّغْفِرَةٌ: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کیلئے بخشش اور مغفرت ہے۔ جس سے ان کی برائیاں محو کر دی جائیں گی اور ان کی لغزشیں مٹا دی جائیں گی۔

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ: "اور عزت کی روزی" یعنی ان کیلئے نعمتوں سے بھری خیر کثیر ہے۔ بسا اوقات اس دنیا ہی میں انہیں بہت جلد ثواب عطا کر دیا جاتا ہے۔ ان کو بابرکت زندگی عطا ہو جاتی ہے جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل مطمئن ہوتے ہیں۔

وراثت کے حقیقی حکم کی بحالی!

Restoration of original law of inheritance!

یہ سورۃ انفال کی آخری آیت ہے اس میں اسلامی وراثت کا وہ قانون منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے آیات میں مذکور ہے جن کی رو سے مہاجرین وانصار میں باہمی وراثت جاری ہوتی تھی اگرچہ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو۔ یہ ایک ہنگامی حکم تھا جو اوائل ہجرت میں مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کے ذریعہ ایک دوسرے کا وارث بننے کے متعلق جاری ہوا تھا۔

ہجرت مدینہ کے بعد اخوت یا حلف کی بنیاد پر وراثت میں جو حصہ دار بنتے تھے، اس آیت سے اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ اب مالی وراثت کے حقدار صرف وہی ہونگے جو نسبی اور سسرالی رشتوں میں منسلک ہونگے۔

اس آیت نے یہ ضابطہ بھی بتا دیا کہ تقسیم وراثت رشتہ داری کے معیار پر ہونی چاہئے۔ اگر عصبات یعنی جدی رشتہ داروں مثلاً اولاد وغیرہ میں سے کوئی بھی زندہ موجود نہیں تو پھر باقی رشتہ داروں میں وراثت تقسیم کی جائے۔

سورة التّوبة

Chapter - 8: The Repentance

سورہ توبہ مدنی سورت ہے اور اس میں 129 آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس سورت میں بعض اہل ایمان کی توبہ کا ذکر ہے اس وجہ سے اس کا نام سورہ توبہ ہے۔

دوسرا نام سورۃ براءت ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ براءت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کے دور کے مخالفین اسلام (مشرکین عرب) سے براءت کا ذکر ہے۔

سورۃ توبہ کا موضوع: یہ سورت بنیادی طور پر تین موضوعات پر مشتمل ہے:

1: اعلان حج، اسلام کی نئی حج پالیسی

2: غزوہ تبوک کی تیاری

3: غزوہ تبوک سے واپسی اور تنقیدی جائزہ

نزول کی ترتیب کے لحاظ سے پہلا موضوع سب سے آخر میں آنا چاہئے تھا کیونکہ وہ دوسرے دونوں مضامین کے بعد نازل ہوا تھا لیکن مضمون کی اہمیت کی وجہ سے نبی کریمؐ نے اس کو مصحف کی ترتیب میں مقدّم رکھا۔

سورت کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں لکھی گئی؟

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہ ہونے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضورؐ نے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھوائی اور وجہ بھی نہیں بتائی لہٰذا ہمیں بھی اس میں وجہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ صحابہ کرام نے اور تابعین نے بھی اسی طریقے کو اپنایا کہ بسم اللہ نہیں لکھی۔ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قرآن کی تدوین میں کس درجہ احتیاط کی گئی۔

بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں ان دونوں سورتوں (سورۃ انفال اور سورۃ توبہ) کو قرینتین یعنی ملی ہوئی سورتیں کہا جاتا تھا (بحوالہ مظہری)۔ لہٰذا سورۃ توبہ کو احتیاطاً سورۃ انفال کے بعد رکھ دیا گیا تاکہ اگر یہ سورت انفال کا بقیہ حصّہ یا تتمہ ہے تو اس کے ساتھ رہنا چاہیے۔ لہٰذا اس کے شروع میں بسم اللہ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر احتمال یہ بھی تھا کہ

سورۃ توبہ الگ سورت ہو تو لکھنے میں یہ احتیاط کی گئی کہ دونوں سورتوں کے درمیان کچھ خالی جگہ چھوڑ دی گئی جیسے عام سورتوں میں بسم اللہ کی جگہ ہوتی ہے۔

قرآن مجید کی آخری نازل ہونے والی سورت

ایک روایت میں آتا ہے کہ سورت توبہ سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ بخاری شریف میں ہے سب سے آخری آیت یستفتونک اتری اور سب سے آخری سورت سورۃ براۃ اتری ہے۔

سبع طوال سورتیں

یہ قران مجید کی سات بڑی سورتوں میں ساتویں بڑی سورت ہے جنہیں سبع طوال کہا جاتا ہے۔

سورت کے تین بڑے مضامین:

1۔ نئی حج پالیسی کا اعلان: آئندہ مشرکانہ حج کے بجائے صرف اسلامی حج ہو گا۔ حج بیت اللہ اسلام کا شعار ہے اور اس کا حق صرف مسلمانوں کو ہے۔

2۔ غزوہ تبوک کی تیاری پر تبصرہ، نفاق، ضعف ایمان، سستی کاہلی کا تذکرہ،

3۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر تبصرہ، منافقین کی حرکات، پیچھے رہ جانے والے، سچی توبہ کرنے والے۔

حج پر مخصوص اعلان براءت: دو حج نہیں ہو سکتے

بیک وقت دو حج نہیں ہو سکتے کہ اسلامی حج بھی ہو اور جاہلیت کا مشرکانہ حج بھی اسی جگہ جاری رہے۔

جاہلیت کے حج میں شرکیہ اعمال کے ساتھ ساتھ ننگے ہو کر طواف بھی کیا جاتا تھا۔ اسی طرح بیک وقت دو مختلف اور متضاد عقائد رکھنے والے لوگوں کا مسجد حرام میں ایک جگہ اکٹھے ہو کر حج، عمرے، عبادت کرنا ہر وقت کسی فتنہ وفساد اور خون خرابے کا ذریعہ بنا رہتا۔ مشرکین کی عادت تھی کہ حج میں دوسرے شرکیہ اعمال کے علاوہ بیت اللہ شریف کا ننگے بھی کیا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان میں اختلاط کو ناپسند فرماتے ہوئے پہلے سال خود حج پر جانا مناسب نہ سمجھا۔ لہٰذا فتح مکہ کے بعد 9 ہجری میں رسول

اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی اور دیگر صحابہ کرام کو قرآن کریم کی یہ آیت اور یہ احکام دے کر بھیجا تاکہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کے موقع پر ان کا اعلان عام کر دیں۔ انہوں نے آپؐ کے فرمان کے مطابق اعلان کر دیا کہ آئندہ سال سے حج صرف اسلامی طریقے کے مطابق ہوگا، کسی کو شرکیہ حج کی اجازت نہیں ہوگی۔ کسی کو ننگے طواف کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس اعلان نجات کے ساتھ مشرکین کے جاہلانہ حج سے براءت یعنی لاتعلقی کا اعلان کر دیا گیا۔ اسی مخصوص اعلان براءت کی آیت کی وجہ سے اس سورت کا نام سورة براة رکھا گیا۔

Subject: Problems of Peace and War

In continuation of Surah Al-Anfal, this Surah also deals with the problems of peace and war and bases the theme on the Tabuk Expedition.

دسویں پارے کا ساتواں رکوع: بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔۔۔ (توبہ۔1)

رکوع کے تفسیری موضوعات

بدعہدی کرنے والوں سے اعلان براءت، حج کی فرضیت اور احکامات حج، حج اکبر اور حج اصغر سے کیا مراد ہے؟ مشرکین عرب سے اعلان نجات، اعلان براءت سے مستثنیٰ لوگ، حدود حرم کے مخصوص احکامات، علامات اسلام: صوم و صلوٰۃ کی پابندی، (فان تابو واقامو الصلوٰة واٰتو الزكوٰة فخلّو سبيلهم)، امن اور پناہ چاہنے والوں کو امن دو (وان احد من المشركين استجارک فاجره)۔

بدعہدی کرنے والوں سے اعلان براءت

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (توبہ۔1)

اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بے زاری (دست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح و امن کا) معاہدہ کیا تھا (اور وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے تھے)۔

⌜This is⌝ a discharge from all obligations, by Allah and His Messenger, to those with whom you had made a treaty among the polytheists. (9:1)

یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تمام دشمنان اسلام مشرکین و معاندین سے اظہار برأت یا اعلان نجات ہے۔

حج کی فرضیت کا اعلان

مشرکین عرب سے اعلان نجات

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔(انفال۔3)

اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے کہ اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں سے (یعنی ان کے شرکیہ اعمال سے) بری الذمہ (بے نیاز) ہے۔۔۔۔ سورہ توبہ۔3

حج اکبر اور حج اصغر سے کیا مراد ہے؟

اس آیت مبارکہ میں حج اکبر کا ذکر ہے۔ حج کو عمرے سے ممتاز اور الگ کرنے کے لئے حج اکبر کہا گیا۔ ہر حج کو حج اکبر کہا جاتا ہے اور ہر عمرے کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ جو حج جمعہ والے دن آئے وہ حج اکبر ہے یہ بے اصل بات ہے۔

توبہ و اصلاح میں ہی خیر ہے

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَ لِيْمٍۙ۔ (انفال۔4)

اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے انحراف کیا (اور اللہ سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی) تو جان لو کہ تم ہر گز اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، اور (اے نبیؐ!) آپ منکرین حق کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔

So, if you repent, it will be better for you. But if you turn away, then know that you will have no escape from Allah. And give tidings (O Muhammad SAW) of a painful torment to those who deny the truth. (9:4)

اعلان براءت سے مستثنیٰ لوگ

حدود حرم میں مشرکین کی سرگرمیوں پر پابندیاں

اعلان نجات کے بعد معاہدوں کی ذمہ داری ختم

یادرکھیئے! ان آیات میں موجود احکام کا تعلق ایک خاص تناظر میں اور خاص ماحول میں نبی کریمؐ کے دور میں دیا گیا تھا۔ لہذا اس آیت کو سیاق سباق سے ہٹ کر نہیں پیش کرنا چاہیئے جیسا کہ اسلاموفوبیا کا شکار لوگ عموماً ان جیسی آیات کو دین اسلام کے خلاف بطور پروپیگنڈہ استعمال کرتے ہیں۔

علامات اسلام: صوم وصلوۃ کی پابندی

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (انفال۔5)

پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

Belief supported by practice!

But if they repent, perform prayers, and pay Zakat, then leave them alone. Indeed, Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (9:5)

This verse explains that there are three conditions of entry into the Islamic Faith. Though in normal circumstances simple declaration of faith (Shadah) is enough to become a Muslim but in special circumstances following three conditions should be considered:

1. *Taubah* or repentance from unbelief
2. Performing Salah
3. payment of Zakah –

This is because, 'Iman (faith) and *Taubah* (repentance) are invisible. Therefore, two outward signs were mentioned, that is, Salah and Zakah to verify someone's Islam in special circumstances.

This is the verse Sayyidna Abu Bakr (may Allah pleased with him) had quoted in support of his campaign against those who had refused to pay Zakah after the passing away of the Holy Prophet. The noble Companions before whom he had made this assertion were satisfied with his approach. (Ibn Kathir)

مشرکین میں سے جو اسلام قبول کرنے کا دعویٰ کریں تو ان کے اس دعویٰ کو تب درست مانا جائے گا جب وہ صوم و صلوٰۃ کی پابندی شروع کر دیں۔ یہ حکم اس وقت مخصوص حالات کی وجہ سے دیا گیا تھا کیونکہ شرپسند مشرکین عرب حدود حرم میں داخل ہونے کیلئے اپنے مسلمان ہونے کا جعلی دعویٰ کر سکتے تھے۔

البتہ ایک چیز کی وضاحت ضروری ہے کہ اعمال اسلام سے مراد مخصوص یہی دو اعمال مراد نہیں ہیں۔ یہ دونوں اعمال بطور نمونہ کے ہیں، مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں جیسے اعمال کرنا شروع کر دیں تب مسلمان شمار ہوں گے

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ قبول اسلام کے بعد اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوۃ کا اہتمام ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی بطور عقیدہ ترک کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا۔ جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے جہاد کیا اور فرمایا تھا کہ: واللہ لأقتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوۃ (متفق علیہ) یعنی اللہ کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کریں گے۔ یعنی نماز تو پڑھیں لیکن زکوۃ ادا کرنے سے انکار کریں۔

امن اور پناہ چاہنے والوں کو امن دو

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ۔۔۔ (توبہ۔6)

Grant asylum to those who want it from you!

And if anyone from the polytheists asks for your protection ˹O Prophet˺, grant it to them. (9:6)

یعنی دوران جنگ میں اگر کوئی دشمن تم سے درخواست کرے کہ میں اسلام کو سمجھنا چاہتا ہوں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے امان دے کر اپنے ہاں آنے کا موقع دیں اور اسے اسلام کی دعوت دیں، پھر اگر وہ قبول نہ کرے تو اسے اپنی حفاظت میں واپس بھیج دیں۔ فقہ اسلامی میں ایسے شخص کو جو امان لے کر دار الاسلام میں آئے اسے مُستامن کہا جاتا ہے۔

جس طرح صلح حدیبیہ کے بعد بہت سے مکہ والے پناہ طلب کر کے مدینہ آتے جاتے رہے تو انہیں مسلمانوں کے اخلاق و کردار کے مشاہدے سے اسلام کے سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور بہت سے لوگ مسلمان بھی ہو گئے۔ فتح مکہ کے وقت بھی عام معافی اور درگزر کی عالیشان مثالیں ملتی ہیں۔ آپ ﷺ نے باوجود غلبہ اور قدرت کے سب کو آزاد کر دیا: اذھبو انتم الطلقاً۔ جاؤ! تم سب آزاد ہو۔ یعنی تمہارا کوئی مواخذہ نہیں۔ تم سے کوئی انتقام یا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

فتح مکہ والے دن معافی کا پروانہ حاصل کرنے والے لوگوں کو طلقاً (آزاد یافتہ) کہتے ہیں۔ یہ لوگ ہزاروں میں تھے جو کفر و شرک پر پھر بھی باقی رہے مگر معافی کا پروانہ پا کر اپنی مرضی سے آزادانہ زندگی گذارتے رہے۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سب کو عام پناہ دے دی اور انہیں مکہ شریف میں آنے اور یہاں اپنے مکانوں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ چار ماہ تک وہ جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں انہی میں صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ تھے پھر اللہ نے انکی رہبری کی اور انہیں اسلام نصیب فرمایا۔

فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے قریش مکہ اور دوسرے دشمن قبائل کے ساتھ جو عفو و درگذر اور رحم و کرم کا معاملہ فرمایا اس نے مسلمانوں کو عملی طور پر یہ درس دیا کہ جب تمہارا کوئی دشمن تمہارے قابو میں آئے اور تمہارے سامنے عاجز ہو جائے تو اس سے گذشتہ عداوتوں اور ایذاؤں کا انتقام نہ لو بلکہ عفو و کرم سے کام لے کر اسلامی اخلاق کا ثبوت دو۔ دشمن پر قابو پانے کے بعد اپنے غصہ کے جذبات کو دبا دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کی لڑائی اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے تھی اور یہی وہ اعلیٰ مقصد ہے جس کی نظیر صرف دین اسلام میں ملتی ہے۔

مذکورہ آیت (توبہ۔6) میں ایک رخصت دی گئی ہے کہ اگر اس اعلان برات کے بعد بھی کوئی شخص آجائے بشرطیکہ پر امن ہو تو اسے پناہ دے دو، یعنی اسے اپنی حفظ و امان میں رکھو تا کہ کوئی اسے نقصان نہ پہنچا دے۔ اس دوران ہو سکتا ہے کہ قرآن کی آواز اس کے دل میں اتر جائے (حتیٰ یسمع کلام اللہ۔۔)۔ لیکن گروہ مسلمان نہیں بھی ہوتا تو اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دو (ثم ابلغہ مامنہ۔ توبہ۔6) مطلب یہ ہے کہ اپنی امان کی پاسداری آخر تک کرنی ہے، جب تک وہ اپنے مستقر تک بخیریت واپس نہیں پہنچ جاتا، اس کی جان کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے۔

آٹھواں رکوع: كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ۔۔۔ (توبہ۔7)

رکوع کے تفسیری موضوعات

امن کے معاہدوں کو ہر ممکن برقرار رکھو(فما استقامو لکم فاستقیمو لھم)،دین وایمان کے بیوپاری(اشترو بآیات اللّٰہ ثمنا قلیلا)،ساری حدیں پار کرکے اہل ایمان کو ستانے والے،دشمنان اسلام کی اسلام دشمنی،نومسلموں سے ماضی نہ پوچھو،امّت مسلمہ میں شامل ہونے کی تین شرائط:ایمان وتوبہ،نماز،زکوۃ،دین اسلام کے دشمنوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کرو،سرداران قریش کی دارالندوہ میں حضور اکرمؐ کو قتل کرنے کی ناپاک سازش،مجروح دلوں سے غم وغصّہ کی دوری(ویذھب غیظ قلوبھم)،توبہ کی توفیق(ویتوب اللہ علیٰ من یشاء)،ایمان وآزمائش لازم و ملزوم(ام حسبتم ان تترکو۔۔)

امن کے معاہدوں کو ہر ممکن برقرار رکھو!

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْن۔ (توبہ۔7)

سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (معاہدے پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔

Don’t break the peace treaty!

So, as long as they are true to you, be true to them. Indeed, Allah loves those who are mindful ˹of Him˺. (9:7)

اللہ کے دین کے راستے میں روڑے اٹکانے والے

دین وایمان کے بیوپاری

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (توبہ۔9)

انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی منفعت حاصل کرلی اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکنے لگے۔ بہت ہی برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔

Sellers of Faith!

They chose a fleeting gain over Allah’s revelations, hindering ˹others˺ from His Way. Evil indeed is what they have done! (9:9)

ساری حدیں پار کر کے اہل ایمان کو ستانے والے!

دشمنان اسلام کی اسلام دشمنی

نومسلموں سے ماضی نہ پوچھو!

امّت مسلمہ میں شامل ہونے کی تین شرائط

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔(توبہ۔11)

پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور جاننے والوں کے لیے ہم اپنے احکام واضح کیے دیتے ہیں۔

Support the reverts!

But if they repent, perform prayer, and pay *Zakat*, then they are your brothers in faith. This is how We make the revelations clear for people of knowledge. (9:11)

مسلم کیمونٹی میں شامل ہونے کی تین شرائط

اس آیت نے واضح کردیا کہ اسلامی برادری میں داخل ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں:

1:ایمان وتوبہ

2:نماز کی پابندی

3:زکوۃ کی ادائیگی

چونکہ ایمان وتوبہ ایک پوشیدہ چیز ہے جس کی حقیقت کا عام لوگوں کو علم نہیں ہوسکتا۔ایمان وعقیدہ دل کا معاملہ ہے۔کسی کا عقیدہ اس کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا۔لہٰذا ایمان کی دو ظاہری علامات کو بیان کردیا گیا یعنی نماز اور زکوۃ۔

حدیث:ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: إذا رأيتم الرجل يعتاد الى المساجد فاشهدوا له بالإيمان۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں (نماز کے لیے) پابندی سے آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی

شہادت دو۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:إنّما يعمر مساجد الله من آمن بالله۔۔۔ بے شک،اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پہ ایمان رکھتے ہیں۔(ابن ماجہ،ترمذی،مسند احمد)

دین اسلام کے دشمنوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کرو!

یہ خاص ہدایت مشروط ہے خاص قسم کے حالات کے ساتھ۔جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ:وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ۔یعنی اگر وہ صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد اپنے معاہدہ کی خلاف ورزی کریں،اپنے ہی حلف کو توڑ دیں یا جنگ میں تمہارے دشمن کی مدد کریں اوروَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ اور تمہارے دین میں طعن کرنے لگیں یعنی تمہارے دین میں عیب چینی ،توہین یا اس کا تمسخر اڑانا شروع کر دیں تو پھر اپنے دین کی حفاظت اور بقاء کیلئے ان اسلام دشمنوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ کے لفظ سے مراد وہ طعن و تشنیع ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی اہانت اور تحقیر کے طور پر اعلاناً کی جائے، احکام و مسائل کی تحقیق میں کوئی علمی یا مثبت تنقید کرنا اس سے مستثنیٰ ہے اور لغت میں اس کو طعن و تشنیع کہتے بھی نہیں۔اس لئے دارالاسلام کے غیر مسلم باشندوں کو دین اسلام پر علمی یا مثبت تنقید کی تو اجازت ہے مگر دین اسلام پر طعنہ زنی اور تحقیر و توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔اسلام کا توہین مذہب کا قانون سب پر برابر لاگو ہوتا ہے یعنی خود مسلمان بھی اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں۔کسی مسلمان کو بھی یہ اجازت نہیں کہ وہ دوسرے مذاہب کی توہین کرے یا ان کیلئے غیر اخلاقی زبان استعمال کرے۔

اس آیت کے آخر میں ایک بڑا حکمت بھرا جملہ استعمال کیا گیا کہ:لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ۔تاکہ وہ باز آجائیں۔اس آخری جملہ میں بتلا دیا کہ مسلمانوں کی جنگ و جہاد کا مقصد عام دنیا کے لوگوں کی طرح دشمن کو ستانا،مال غنیمت حاصل کرنا،جوش انتقام کو فرو کرنا یا عام بادشاہوں کی طرح ملک گیری یا کشور کشائی نہیں ہوتا بلکہ ان کی جنگ کا مقصد دشمنوں کی خیر خواہی اور ہمدردی اور یہ جذبہ ہونا چاہئے کہ وہ لوگ اپنی غلط روش سے باز آجائیں۔جنگ غصہ اتارنے کیلئے نہیں بلکہ اصلاح و ہدایت کیلئے لڑی جاتی ہے۔یہ آیت دفاع اسلام کی جنگ کا اہم اصول بتاتی ہے۔

اس خاص ہدایت کی مزید وضاحت اگلی آیت میں دی گئی:

سرداران مکہ کی دار الندوہ میں رسولؐ کے قتل یا جلاوطنی کی ناپاک سازش

The conspiracy to kill or expel the Prophet!

مجروح دلوں سے غم وغصہ کی دوری

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ۔ (توبہ۔15)

اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دل کا غم وغصہ دور کرے گا۔

And Allah will remove the rage from their hearts. (9:15)

یعنی جب مسلمان کمزور تھے تو یہ قریش مکہ ان پر ظلم وستم کرتے تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دل ان کی طرف سے بڑے دکھی اور مجروح تھے، جب قریش مکہ کو شکست ہوگی اور ذلت ورسوائی ان کے حصے میں آئے گی تو فطری بات ہے کہ اس سے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے ہونگے اور ان کے دلوں کا غصہ دور ہوگا۔

توبہ کی توفیق

وَ يَتُوْبُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ (توبہ۔15)

اور اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی دے گا اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔

And Allah turns in forgiveness to whom He wills; and Allah is Knowing and Wise. (9:15)

اس آیت معلوم ہوا کہ جنگ سے ضروری نہیں کہ خون خرابہ ہو۔اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کی جماعت میں سے بہت سے لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق ہو جائے۔اس کا عملی مظاہرہ فتح مکہ کے موقع پر نظر آیا جب بغیر خون ریزی کے بہت سے سرکش اور اسلام کے دشمن مشرف باسلام ہو گئے۔

ایمان و آزمائش: لازم وملزوم

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (توبہ16)

کیاتم یہ سمجھتے ہو کہ تم (مصائب ومشکلات سے گزرے بغیر یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں جنہوں نے (اس کی راہ میں) جدوجہد کی اور اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو جگری دوست (محرم راز) نہ بنایا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

Sacrifice for the Deen!

Do you think that you will be left untested without Allah proving who among you have striven hard ˹in His cause˺ and never takes trusted allies other than Allah, His Messenger, or the believers? And Allah is All-Aware of what you do. (9:16)

نواں رکوع: مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ۔۔۔ (توبہ۔17)

رکوع کے تفسیری موضوعات

مسجدوں کو آباد کرنے کی سعادت (انّما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر)، مسجد میں آنا ایمان کی علامت ہے (اذا رائیتم الرجل یعتاد المساجد فاشھدو لہ بالایمان)، مسجد کو آباد کرنے سے کیا مراد ہے؟ مساجد کی فضیلت واہمیت، آداب مسجد، ایمان کی حقیقت، صرف حاجیوں کی خدمت اور مسجد حرام کی تزئین وآرائش نجات کیلئے کافی نہیں (اجعلتم سقایتہ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام)، اجر عظیم کے حامل اعمال، رحمت الٰہی کے مستحق لوگ، دین کو رشتہ داری پر فوقیت دیں، مخصوص حالات میں ترک موالات کا حکم۔

مسجدوں کو آباد کرنے کی سعادت

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَ قَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (توبہ۔17)

اللہ کی مسجدیں وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔ (توبہ۔18)

The mosques of Allah shall be visited and maintained by those who believe in Allah and the Last Day and establish prayer and give Zakah and do not fear except Allah, for it is expected that those will be of the [rightly] guided.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص مساجد کی تعمیر، خدمت، صفائی اور دوسری ضروریات کا انتظام کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص عبادت، ذکر اللہ کے لئے یا علم دین اور قرآن پڑھنے پڑھانے کے لئے مسجد میں آتا جاتا ہے اس کے یہ اعمال اس کے مومن ہونے کی شہادت ہے۔

حدیث: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إذا رایتم الرجل یعتاد المسجد فاشهدوا له بالإيمان، قال الله تعالى: إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر۔ (ترمذی)

حدیث: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا۔ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مساجد ہیں۔ (مسلم)

حدیث: إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔ یہ مسجدیں اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔ (مسلم)

ایمان کی حقیقت!

صرف حاجیوں کی خدمت اور مسجد حرام کی تزئین و آرائش نجات کیلئے کافی نہیں!

Real Piety!

قریش مکہ حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی دیکھ بھال کا کام جو کرتے تھے، اس پر انہیں بڑا فخر تھا اور اس کے مقابلے میں توحید و ایمان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے برابر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان باللہ کے بغیر کوئی بھی عمل مقبول نہیں اس لیے آیت میں سب سے پہلے اسے بیان کیا گیا۔

اجر عظیم کے حامل اعمال!

Deeds which carry huge reward!

رحمتِ الٰہی کے مستحق لوگ

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (توبہ۔21۔22)

ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے ہاں بڑا اجر وثواب ہے۔

Eternal Gardens!

Their Lord gives them good news of His mercy, pleasure, and Gardens with everlasting bliss. (9:21)

دین کو رشتہ داری پر فوقیت دیں

مخصوص حالات میں ترکِ موالات کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (توبہ۔23)

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیں تو پھر ان کو اپنا رفیق وکارساز نہ بناؤ۔ اور جو کوئی ان کو رفیق وکارساز بنائے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اسلام بلاشبہ صلہ رحمی کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن وحدیث ماں باپ بھائی بہن اور تمام رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کی ہدایات سے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر اس آیت میں یہ بتلادیا کہ ہر رشتہ اور تعلق کی ایک حد یا ریڈلائن ہوتی ہے اور ایک مسلمان کیلئے دنیاوی رشتوں کی حد قرآن وسنّت نے واضح کردی ہے۔ رشتہ داری اور دوستی کے سارے تعلقات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تعلق مقدم ہے۔ صحابہ کرام کا وہ عمل جس کی وجہ سے وہ ساری امت سے افضل واعلیٰ قرار پائے یہی چیز تھی کہ انہوں نے دین پر سارے دنیاوی تعلقات کو ترجیح دی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس آیت سے ہمیں ایک اصولی ہدایت ملتی ہے جس کو بڑے داعیانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ رسولؐ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم رکھو۔

حدیث: ایک بخاری و مسلم شریف کی ایک حدیث میں جو بروایت حضرت انس منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والنّاس اجمعین۔ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اور اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حدیث: ابوداؤد و ترمذی میں بروایت ابوامامہ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من احب للہ وابغض للہ واعطیٰ للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان۔ کہ جس نے کسی سے دوستی کی تو اللہ کے لئے کی اور دشمنی کی تو وہ بھی اللہ کے لئے کی اور مال کو خرچ کیا تو وہ بھی اللہ کے لئے، اور کسی جگہ خرچ کرنے سے رکا تو وہ بھی اللہ کے لئے، اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی تکمیل اس پر موقوف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت سب محبتوں پر غالب ہو، اور انسان کی دوستی دشمنی اللہ و رسولؐ کے حکم کے تابع ہو۔

دسواں رکوع: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ۔۔۔ (توبہ۔25)

رکوع کے تفسیری موضوعات

نصرت الٰہی، غزوہ حنین، سکینت الٰہی، غزوہ حنین سے حاصل ہونے والے چند اسباق: اپنی طاقت پر غرور نہ کرو، بڑا دعویٰ مت کرو، عاجزانہ رویہ اختیار نہ کرو، مغلوب لوگوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف، دین کی دولت اور توبہ کی توفیق، روح کو آلودہ کرنے والی نجاستیں، مسجد حرام (حدود حرم) کا خاص تقدس اور داخلے کے خاص آداب۔

نصرت الٰہی، غزوہ حنین

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَۚ۔ (توبہ۔25)

بیشک اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور (خصوصاً) حنین کے دن جب تمہاری (افرادی قوت کی) کثرت نے تمہیں نازاں بنا دیا تھا پھر وہ (کثرت) تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے سکی اور زمین باوجود اس کے کہ وہ فراخی رکھتی تھی، تم پر تنگ ہو گئی چنانچہ تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔

Indeed, Allah has given you victory on many battlefields, even at the Battle of Hunain, when you took pride in your great numbers, but they proved of no advantage to you. The earth, despite its vastness, seemed to close in on you, then you turned back in retreat. (9:25)

سکینت الٰہی

غزوہ حنین سے حاصل ہونے والے چند اسباق

آیات مذکورہ میں سب سے پہلی ہدایت تو یہ دی گئی کہ مسلمانوں کو کسی وقت بھی اپنی طاقت پر غرور نہیں کرنا چاہئے۔ کبھی بھی اپنی زبان سے بڑا بول نہیں بولنا چاہئے بلکہ ہمیشہ سب کچھ ہونے کے باوجود عاجزی اور انکساری اختیار کرنی چاہیے۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی عددی کثرت اور سامان حرب کے کافی ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام کی زبان پر جو بڑا بول آ گیا تھا کہ آج تو کسی کی مجال نہیں جو ہم سے بازی لیجا سکے، اللہ تعالیٰ کو اپنی اس محبوب جماعت کی زبان سے ایسے کلمات پسند نہ آئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کے ابتدائی مرحلے میں ہی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی کی غیبی نصرت سے یہ میدان فتح ہوا۔

ایک سبق یہ بھی معلوم ہو کہ مفتوح و مغلوب اقوام کے اموال میں بھی عدل وانصاف اور احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے لئے مکہ کے مفتوح غیر مسلموں سے جو سامان جنگ مستعار لیا تھا اسے جنگ کے بعد واپس کیا گیا۔ یہ ایسا موقع تھا کہ ان سے زبردستی بھی یہ چیزیں لی جا سکتی تھیں جیسا کہ عموماً فاتح اقوام کا وطیرہ ہوتا ہے مگر حضور اکرمؐ نے اخلاقیات کی اعلیٰ ترین مثال قائم فرمائی۔

قبیلہ ہوازن کے لوگوں کے حملہ آور ہونے اور تیر برسانے کے جواب میں رحمۃ للعالمینؐ کی زبان مبارک سے بد دعا کے بجائے ان کے لئے ہدایت کی دعا نکلتی رہی۔ یہ سنّت اہل اسلام کو یہ سبق دے رہی ہے کہ مسلمانوں کی جنگ و جہاد کا مقصد صرف دشمن کو زیر کرنا نہیں، بلکہ انسانیت کو ہدایت پر لانا ہے اور یہ مقصد جنگ کے دوران بھی نہیں بھولنا چاہئے۔

تیسری آیت نے یہ ہدایت کردی کہ جو دشمن مقابلہ میں مغلوب ہو جائیں ان سے بھی مایوس نہ ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کو پھر اسلام وایمان کی ہدایت دیدیں، جیساکہ وفد ہوازن کے قبول اسلام سے ثابت ہوا۔

حقوق کے معاملہ میں جب تک دلی رضامندی نہ ہو کسی کا حق لیناجائز نہیں۔ مجلس کے رعب یالوگوں کی شرم سے کسی کا خاموش رہنارضامندی کے لئے کافی نہیں۔ قبیلہ ہوازن کے جنگی قیدیوں کی واپسی کے وقت جب صحابہ کرام کے مجمع سے حضور اکرمؐ نے سوال کیااور حاضرین کی طرف سے یہ آوازیں آئیں کہ ہم سب انکی واپسی کے لئے خوشدلی سے رضامند ہیں، تو حضور اکرمؐ نے اس کو کافی نہ سمجھابلکہ الگ الگ ہر ایک کی رائے لینے کااہتمام فرمایا۔

اسی سے فقہاء کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایاہے کہ کسی شخص پر اپنی شخصیت کارعب ڈال کر کسی دینی مقصد کے لئے چندہ کرنا بھی درست نہیں، کیونکہ ایسے حالات میں بہت سے شریف آدمی محض شرماشرمی کچھ دیدیتے ہیں، دلی رضامندی نہیں ہوتی، لہٰذا یہ طریقہ درست نہیں۔ اس طرح کے مال میں برکت بھی نہیں ہوتی۔

دین کی دولت اور توبہ کی توفیق خوش نصیب لوگوں کو ملتی ہے

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (توبہ۔27)

پھر اللہ اس کے بعد بھی جس کی چاہتاہے توبہ قبول فرماتاہے (یعنی اسے اسلام اور توبہ کی توفیق سے نوازتاہے)، اور اللہ بڑابخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

Then afterwards Allah will turn in grace to whoever He wills. And Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (9:27)

روح کو آلودہ کرنے والی نجاستیں

مسجد حرام (حدود حرم) کے خاص تقدس کی وجہ سے اس میں داخلے کے خاص آداب

حدود حرم میں غیر مسلموں کا داخلہ

غیر مسلموں کے حدود حرم میں داخلے کے حوالے فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں۔ جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ حرم کعبہ کے مخصوص آداب اور خاص تقدس کی وجہ سے ان کا داخلہ منع ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایاکہ یہ حکم مسجد حرام کے لئے مخصوص ہے دوسری مساجد میں ان کا داخلہ ممنوع نہیں۔ (قرطبیؒ)۔

البتہ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک دوسرے فقہاءؒ سے مختلف ہے۔امام صاحبؒ کی رائے یہ ہے کہ آیت میں مسجد حرام کے قریب نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سال سے مشرکین کو مشرکانہ طرز پر حج وعمرہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔وہ یہ دلیل پیش فرماتے ہیں کہ جس وقت اعلان حج کر دیا گیا تھا تو اس اعلان میں اس بات کی وضاحت تھی۔اس لئے فلا یقربوا المسجد الحرام کے معنی بھی یہی ہوں گے کہ آئندہ سال سے مشرکین کو بیت اللہ کے حج کی اور حدود حرم میں مشرکانہ اعمال کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ دیگر کسی ضرورت سے وہ حدود حرم میں حکومت کی اجازت سے داخل ہو سکتے ہیں۔وفد ثقیف کا واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ فتح مکہ کے بعد جب ان کا وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا تھا،حالانکہ یہ لوگ مسلمان نہیں تھے۔

گیارہوں رکوع:وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِ ۨ ابْنُ اللّٰهِ۔۔۔ (توبہ۔30)

رکوع کے تفسیری موضوعات

بے حقیقت عقائد،اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو رب بنانا،دو غلط عقائد کی نشاندہی،اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش (یریدون لیطفئو نور اللہ)،غلبہ اسلام،دین حق کا بقیہ ادیان پر غلبہ،دین اسلام کی دیگر مذاہب پر علمی فوقیت،مذہب کے نام پر لوگوں کا مال ناحق نہ کھاؤ(انّ کثیر من الاحبار والرهبان لیاکلوں اموال الناس بالباطل)،زکوٰۃ ادا کئے بغیر مال ودولت کے خزانے جمع نہ کرو(والّذین یکنزون الذهب والفظۃ۔۔)،زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا سخت وبال،حرمت والے مہینے،احکام دین میں ردوبدل انتہائی مذموم سوچ ہے۔

بے حقیقت عقائد

اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو رب بنانا

دو غلط عقائد کی نشاندہی

اس آیت میں دو غلط عقائد کی نشاندہی کی گئی ہے۔ایک کسی کو خدا کا بیٹا قرار دینا اور دوسرا اپنی طرف سے کسی کو شریعت سازی کا حق دے دینا۔

حدیث: اس آیت کی تفسیر حضرت عدی بن حاتمؓ کی بیان کردہ حدیث سے بخوبی ہو جاتی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیسے انہوں (اہل کتاب) نے اپنے علماء کو رب بنالیا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی لیکن یہ بات تو ہے ناکہ ان کے علماء نے جس کو حلال قرار دے دیا، اس کو انہوں نے حلال اور جس چیز کو حرام کر دیا اس کو حرام ہی سمجھا۔یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔(صحیح ترمذی)

اس آیت میں ان لوگوں کے لیے بڑی **تنبیہ** ہے جنہوں نے اپنے دینی رہنماؤں کو **تحلیل و تحریم کا منصب** دے رکھا ہے اور ان کے اقوال کے مقابلے میں وہ نصوص قرآن وحدیث کو بھی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَ فْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔(توبہ۔32)

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں۔اور اللہ (یہ بات) قبول نہیں فرماتا مگر یہ (چاہتا ہے) کہ وہ اپنے نور کو کمال تک پہنچادے۔اگرچہ یہ بات منکرین حق کو کتنی ہی ناپسند ہو۔

They wish to extinguish Allah's light1 with their mouths, but Allah will only allow His light to be perfected, even to the dismay of the disbelievers. (9:32)

غلبہ اسلام

دین حق کا باقی ادیان پر غلبہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔(توبہ۔33)

وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو باقی ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔

Islam will dominate as a true religion!

He is the One Who has sent His Messenger with ˹true˺ guidance and the religion of truth, making it prevail over all others, even to the dismay of the polytheists. (9:33)

دلائل وبراہین کے لحاظ سے تو یہ غلبہ ہر وقت حاصل ہے۔تاہم مسلمانوں نے دین پر عمل کیا تو انہیں دنیاوی غلبہ بھی حاصل ہوا۔ اوراب بھی مسلمان اگر اپنے دین پر عمل کرنے والے بن جائیں تو ان کا غلبہ یقینی ہے،اس لئے کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ ان تنصر و اللہ ینصرکم۔اگر تم اللہ کے دین کے خادم بنوگے تو اللہ تمہاری نصرت فرمائے گا۔

مذہب کے نام پر لوگوں کا مال ناحق نہ کھاؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (توبہ۔34)

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔۔۔توبہ۔34

Warning against corrupt Scholars!

O you who have believed, indeed many of the scholars and the monks consume people's wealth wrongfully and avert ˹others˺ from the way of Allah. (9:34)

Some Faith leaders are guilty of two sins. First, they consume the wealth of the common people by selling false decrees, and by taking bribes, gifts and presents on different pretexts. They invent religious regulations and rituals as tempt people to buy their salvations and fortunes in life from them and make deaths and marriages dependent on the payment of due price to these monopolists of Paradise. To add to this another sin, they avert people from the Way of Allah by involving them into different sorts of deviations and by obstructing the way of righteous mission with the obstacles of learned doubts and pious suspicions.

احبار اور رھبان سے یہاں مراد وہ راہب اور جوگی ہیں جو کلام اللہ میں تحریف و تغیر کر کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق مسئلے بتاتے اور اس کام کے بدلے لوگوں سے نذرانے وصول کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے عملاً روکتے ہیں۔ اگرچہ بعض مفسرین نے اس سے اہل کتاب کے مخصوص علماء کو مراد لیا ہے لیکن دوسرے مفسرین کے نزدیک یہ آیت تذکیر کیلئے عام ہے اور اس کا مقصد لوگوں کو ایسے مذہبی پیشواؤں سے خبردار کرنا ہے جو مذہب کے نام پر لوگوں کا مالی استحصال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے آیت کا سبق عموی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم پچھلی امتوں کے طور طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے۔

حضرت ابن المبارک (رح) کہتے ہیں: وهل افسدالدين الا الملوك واحبار سوء ورهبانها۔ یعنی دین میں بگاڑ اور فساد امراء سلطنت کی مداخلت اور علماء سوء کی وجہ سے آتا ہے۔

زکوٰۃ ادا کئے بغیر مال و دولت کے خزانے نہ بناؤ

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ (توبہ۔34)

اور جو لوگ سونا اور چاندی کے خزانے جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔

And those who hoard gold and silver and spend it not in the way of Allah – give them tidings of a painful punishment. (9:34)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا سخت وبال و عذاب

يَّومَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ--- (توبہ۔35)

Punishment for not paying Zak'at!

The Day ⌜will come⌝ when their treasure will be heated up in the Fire of Hell… (9:35)

حرمت والے مہینے

احکامات دین میں رد و بدل انتہائی مذموم سوچ ہے

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ--- (توبہ37)

حرمت والے مہینوں میں کمی بیشی کرنا یعنی اپنی طرف سے ردوبدل کرنا کفر کے قریب زیادتی ہے۔

The postponing (of a Sacred Month) is indeed an addition to disbelief… (9:37)

اس آیت سے ایک عمومی حکم یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ احکامات دین میں اپنی مرضی سے ردوبدل انتہائی مذموم سوچ ہے اس سے ہر صورت بچنا چاہئے۔ جیسے قریش مکہ اپنی مرضی سے حرمت والے مہینوں میں ردوبدل کرتے تھے۔

بارھواں رکوع: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ۔۔۔ (توبہ۔38)

رکوع کے تفسیری موضوعات

غزوہ تبوک کا پس منظر، غزوہ تبوک کیلئے نفیر عام کا حکم (انفرو خفافا و ثقالا۔۔)، اللہ کے راستے میں نکلنے کا حکم، غزوہ تبوک کیلئے مالی اپیل، صحابہ کرام کا جوش انفاق، غزوہ موتہ، حضور اکرمؐ کی قیادت میں تبوک کی مہم، دنیا کی حقیقت (فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الاخرۃ الّا قلیل)، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے (لاتحزن انّ اللہ معنا)، سکون قلب اللہ کی خاص رحمت۔

غزوہ تبوک کا پس منظر!

اس رکوع میں نبی کریم ﷺ کی زندگی کا اہم اور آخری غزوہ یعنی غزوہ تبوک کا بیان ہے۔

تبوک، مدینہ کے شمال میں شام کی سرحد پر واقع ہے جو دور نبویؐ میں رومی سلطنت کا ایک صوبہ تھا۔ نبی کریمؐ 8 ہجری میں جب فتح مکہ اور غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے تو خبر ملی کہ شاہ روم ہرقل نے اپنی فوجیں مقام تبوک میں شام کی سرحد پر جمع کردی ہیں اور مدینہ پر حملہ کی تیاری مکمل کرچکا ہے۔ آپؐ نے ارادہ فرمالیا کہ رومیوں کے حملہ آور ہونے سے پہلے پیش قدمی کر کے وہیں مقابلہ کیا جائے جہاں ان کی فوجیں جمع ہیں۔ یہ زمانہ اتفاق سے سخت گرمی کا زمانہ تھا، اور مدینہ میں اکثریت زراعت پیشہ لوگ تھے، ان کی کھیتیاں اور باغات کے پھل پک چکے تھے جس پر ان کے سارے سال کی معیشت کا دارومدار تھا۔ یہ ایک انتہائی صبر آزما امتحان تھا۔ ان حالات میں نبی کریمؐ نے غزوہ تبوک کیلئے نکلنے کا حکم دیا۔ نتیجہ کے طور پر لوگوں کی اکثریت بلاتردد اس مہم کیلئے تیار ہوگئے۔ دوسرے وہ لوگ تھے جو کچھ تامل کے کے بعد ساتھ شامل ہوگئے۔ تیسری قسم ان لوگوں کی تھی جو شرعی عذر کی بنیاد پر شامل نہ ہوسکے۔ ان کی معذرت قبول فرمالی گئی۔ چوتھی قسم ان لوگوں کی تھی جو

باوجود کوئی عذر نہ ہونے کے محض بوجہ سستی شریک نہیں ہوئے۔ان کی توبہ بھی بالآخر قبول فرمالی گئی۔پانچواں طبقہ منافقین کا تھاجو اپنے نفاق کی وجہ سے اس سخت امتحان میں اپنے نفاق کو چھپا نہ سکے اور اس مہم میں شریک نہیں ہوا۔اس طبقہ کا ذکر بہت سی آیات میں آیا ہے۔چھٹا طبقہ ان منافقین کا تھا جو محض جاسوسی اور شرارت کے لئے مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ان سب طبقات کا ذکر سورۃ توبہ میں ملتا ہے۔

اس جہاد میں نکلنے والے اسلامی شکر کی تعداد تیس ہزار تھی، جو اس سے پہلے کسی جہاد میں نظر نہیں آئی۔ نتیجہ اس جہاد کا یہ ہوا کہ جب ہرقل شاہ روم کو مسلمانوں کی اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ پر آنے کی خبر پہنچی تو اس پر رعب طاری ہو گیا، مقابلہ پر نہیں آیا۔ نبی کریمؐ اپنے مخلص صحابہ کرام کے لشکر کے ساتھ چند روز محاذ جنگ پر قیام کر کے واپس تشریف لے آئے۔

اللہ کے راستے میں نکلنے کا حکم!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ (توبہ۔38)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے اللہ کے راستے میں نکلنے کے لیے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔

O you who have believed! What is the matter with you that when you are asked to go forth in the cause of Allah, you cling firmly to the land? Do you prefer the life of this world over the Hereafter? The enjoyment of this worldly life is insignificant compared to that of the Hereafter. (9:38)

غزوہ تبوک کیلئے مالی اپیل: غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے ایک تاریخی مالی اپیل کی تھی۔ جس کے نتیجے میں سب سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اہل وعیال کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ تو کہا صرف اللہ اور اس کے رسول کو۔ حضرت فاروق اعظم نے نصف مال پیش کیا۔ عبدالرحمن بن عوف نے دوسو اوقیہ چاندی پیش کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ مع سازوسامان کے اور ایک ہزار دینار لا کر بارگاہ نبوی میں پیش کئے آپ بہت خوش ہوئے اور بار بار ان کو پلٹتے اور یہ فرماتے جاتے کہ

اس عمل صالح کے بعد عثمان کو کوئی عمل ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو۔ غریب صحابہ کرام نے محنت ومزدوری کرکے جو کچھ کمایا تھا لاکر حاضر کردیا۔عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کردے دیئے غرضیکہ فدائیان حق نے انتہائی جوش وخروش کے ساتھ جنگ کی تیاری کی۔جن کو سواری نہ مل سکی وہ روتے رہ گئے۔یہ موقع عملا ایمان ونفاق کے امتیاز کی کسوٹی بن گیا تھا حتی کہ اس وقت پیچھے رہ جانے کے معنی یہ تھے کہ اسلام کے ساتھ تعلق کی صداقت ہی مشتبہ ہو جائے۔چنانچہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے دوران سفر جو شخص پیچھے رہ جاتا تھا صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع دے دیتے تھے،اور جواب میں آپؐ برجستہ فرماتے تھے:دعوة فان یک فیه خیر فسیلحقه اللہ بکم وان یک غیر ذلک فقد اراحکم اللہ منه۔اسے جانے دو اگر اس میں کچھ بھلائی ہے تو اللہ اسے پھر تمہارے ساتھ ملادے گا،اور اگر کچھ دوسری بات ہے تو شکر کرو کہ اللہ نے اس کی جھوٹی رفاقت سے تمہیں نجات بخشی۔

غزوہ تبوک کا مکمل پس منظر

غزوہ موتہ

حضور اکرمؐ کی قیادت میں تبوک کی مہم

دنیا کی حقیقت

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ (توبہ۔38)

دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

Reality of this World

The enjoyment of this worldly life is insignificant compared to that of the Hereafter. (9:38)

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہیں

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ (توبہ۔40)

تم نے اگر نبی کی مدد نہ کی تو کچھ پروا نہیں،اللہ اُس کی مدد اس وقت کرچکا ہے جب منکرین حق نے اسے نکال دیا تھا۔(اس وقت) دو(ہی ایسے شخص تھے جن)میں (ایک ابو بکرؓ تھے)اور دوسرے(خود رسول اللہ ﷺ)جب وہ دونوں غار (ثور)میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

˹It does not matter˺ if you do not support him, for Allah did in fact support him when the disbelievers drove him out ˹of Makkah˺ and he was only one of two. While they both were in the cave, he reassured his companion, "Do not worry; Allah is certainly with us." (9:40)

سکون قلب:اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت

Serenity is a blessing!

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا : عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ كَلِمَةُ اللّٰهِ سے کلمہ طیبہ یا کلمہ توحید مراد ہے۔جس طرح ایک حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔

حدیث:رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص بہادری کے جوہر دکھانے کے لئے لڑتا ہے،ایک قبائلی عصبیت و حمیت کیلئے لڑتا ہے،ایک اور ریاکاری کے لئے لڑتا ہے۔ان میں سے اللہ کے راستے میں لڑنے والا کون ہے؟آپؐ نے فرمایا'جو اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے،وہ فی سبیل اللہ ہے۔

تبوک کی مہم:ہر مسلمان کو اللہ کے راستے میں نکلنا چاہیے

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (توبہ۔41)

تم ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

Tabuk Expedition: No excuse for anyone!

تیرھواں رکوع:عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔۔۔ (توبہ۔43)

رکوع کے تفسیری موضوعات

سچّے عذر اور جھوٹے عذر میں فرق ضروری ہے(حتیٰ یتبین لک الذین صدقو و تعلم الکاذبین)،سچے اہل ایمان اللہ کے راستے میں نکلنے کیلئے بہانے نہیں بناتے، منافقین کی بداعمالیوں کا تذکرہ، جھوٹے عذر: کمزور ایمان کی علامت، منافقین کی فتنہ انگیزیاں(وفیکم سمّعون لھم)، منافقین کی عداوت، اللہ پر توکل: سچّے مومنین کا ہتھیار(لن یصیبنا الّا ما کتب اللہ لنا)، اللہ کے ہاں قبولیت اخلاص کی بنیاد پر ہوتی ہے، اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ، نفاق کی دو علامات(ولا یاتون الصّلوٰۃ الّا وھم کسالیٰ ولا ینفقون الّا وھم کارھون)، کثرت مال و اسباب کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ بھی راضی ہے(فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم۔۔)، منافقین کبھی آپ کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، مفاد پرستی اور خود غرضی منافقین کا شیوہ، کاش مال و دولت کے حریص اللہ کے دیئے پر راضی ہو جاتے(ولو انّھم رضو ما آتاھم اللہ۔۔)۔

سچّے عذر اور جھوٹے عذر میں فرق ضروری ہے

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ۔ (توبہ۔43)

اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تم نے انہیں کیوں رخصت دی۔(آپ کو چاہیے تھا کہ خود رخصت نہ دیتے)تاکہ آپ پر وہ لوگ ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں اور وہ بھی آپ کو معلوم ہو جاتے جو جھوٹے ہیں۔

Distinguish between true and false apologies!

˹O Prophet˺! May Allah forgive you, Why did you give them leave ˹to stay behind˺ before those who told the truth were distinguished from those who were lying? (9:43)

سچّے اہل ایمان اللہ کی راہ میں نکلنے کیلئے بہانے نہیں بناتے

True believers don’t make excuses!

منافقین کی بداعمالیوں کا تذکرہ

منافقین کے بہانے

جھوٹے عذر: کمزور ایمان کی علامت

منافقین کی صورت میں تمہارے اندر جاسوس موجود ہیں

وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ-(توبہ-47)

اور تم میں (دشمنان اسلام کے) جاسوس موجود ہیں۔

And some of you who are prone to lend ears to them. (9:47)

منافقین کی فتنہ انگیزیاں

حسن پرستی کا فتنہ

منافقین کی عداوت

Enmity of the hypocrites!

اللہ پر توکل: سچے مومنین کا ہتھیار

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ- (توبہ-51)

آپؐ فرما دیجئے کہ ہمیں ہر گز کوئی (برائی یا بھلائی) نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے، اور اہل ایمان کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

Say, “Nothing will ever befall us except what Allah has destined for us. He is our Protector.” So, in Allah let the believers put their trust. (9:51)

یہ منافقین کے جواب میں مسلمانوں کے صبر و ثبات اور حوصلے کے لئے فرمایا جارہا ہے کیونکہ جب انسان کو یہ معلوم ہو کہ اللہ کی طرف سے مقدر ہر صورت میں ملنا ہے اور جو بھی مصیبت یا بھلائی ہمیں پہنچتی ہے وہ اسی تقدیر الٰہی کا حصہ ہے، تو انسان کے لئے مصیبت کا برداشت کرنا آسان اور اس کے حوصلے میں اضافے کا سبب بن جاتا ہے۔

مذکورہ آیت میں دنیادار اور دین دار کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ دنیادار جو کچھ کرتا ہے اپنے نفس کی رضا کے لیے کرتا ہے۔ بخلاف اس کے دیندار انسان جو کچھ کرتا ہے اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔

اللہ کے ہاں قبولیت اخلاص کی بنیاد پر ہوتی ہے

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ- (توبہ-53)

کہہ دو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا، بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔

Intention matters!

Say, ˹O, Prophet˺ "˹Whether you˺ donate willingly or unwillingly, it will never be accepted from you, for you are disobedient people." (9:53) you may contribute, it shall not be accepted."

اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلَاةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كَارِهُوْنَ۔ (توبہ۔54)

اوران کے خرچ کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے کفر کیا اور وہ نماز میں سستی کرتے ہیں اور بے دلی سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔

Bad intentions of hypocrites!

And what prevented their donations from being accepted is that they have lost faith in Allah and His Messenger, they never come to prayer except half-heartedly, and they never donate except resentfully. (9:54)

نفاق کی دو علامتیں

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلَاةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كَارِهُوْنَ۔ (توبہ۔54)

اور وہ نماز میں سستی کرتے ہیں اور بے دلی سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔

Two signs of hypocrisy!

They come to prayer half-heartedly, and they donate reluctantly. (9:54)

We as Muslims are reminded here that negligence in Prayers and unwillingness to spend in the way of Allah e.g.

Zakat, Sadaqa, are signs of *nifaq* (hypocrisy). We should make conscious effort to stay safe from these signs.

کثرت مال واسباب کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ بھی راضی ہے

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ۔ (توبہ۔55)

سو توان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکلیں۔

So let neither their wealth nor children impress you ˹O Prophet˺. Allah only intends to torment them through these things in this worldly life, then their souls will depart while they are disbelievers. (9:55)

منافقین کبھی آپ کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے

مفاد پرستی اور خود غرضی منافقین کا شیوہ ہے

Selfish behaviour!

کاش مال و دولت کے حریص اللہ کے دیئے پر راضی ہو جاتے!

چودھواں رکوع: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ۔۔۔ (توبہ۔60)

رکوع کے تفسیری موضوعات

مصارف زکوٰۃ (انّما الصدقات للفقراء والمساكين۔۔)، مستحقین زکوٰۃ، فقراء و مساکین، عاملین، تالیف قلب کے مستحق لوگ، مقروض، فی سبیل اللہ خرچ، مستحق مسافرین و مہاجرین، منافقین کی ایذاء رسانیاں، اللہ رسول کی رضا سب سے مقدم (واللّٰه ورسوله احقّ ان يرضوه)، منافقین کا ڈر: کہیں ان کا نفاق ظاہر نہ ہو جائے۔

مصارف زکوٰۃ

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ (توبہ۔60)

صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان زکوٰۃ کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

Zakat eligibility criteria!

Zakat is only for the poor and the needy, for those employed to administer it, for bringing hearts together ⌜to the faith⌝, for ⌜freeing⌝ slaves, for those in debt, for Allah's cause, and for ⌜stranded⌝ travellers. This is⌝ an obligation from Allah. And Allah is All-Knowing, All-Wise. (9:60)

حدیث: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تصدقوا على اهل الاديان كلها۔ یعنی تمام مذاہب کے لوگوں پر صدقہ کرو۔

مستحقین زکوٰۃ:

فقراء، مساکین: فقیر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اپنی معیشت کے لیے دوسرے کا محتاج ہو۔ یہ لفظ تمام حاجت مندوں کے لیے عام ہے خواہ وہ جسمانی معذوری یا بڑھاپے کی وجہ سے مستقل طور پر محتاج اعانت ہو گئے ہوں، یا کسی عارضی سبب سے مدد کے محتاج ہوں اور اگر انہیں سہارا مل جائے تو آگے چل کر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہوں، مثلاً یتیم بچے، بیوہ عورتیں، بے روزگار لوگ اور وہ لوگ جو وقتی حوادث زمانہ کا شکار ہو گئے ہوں۔

حدیث: حضور ﷺ فرماتے ہیں صدقہ مال دار اور تندرست توانا پر حلال نہیں۔ کچھ لوگوں نے حضورؐ سے صدقے کا مال مانگا آپؐ نے بغور دیکھا اور نیچے سے اوپر تک انہیں ہٹا کٹا قوی تندرست دیکھ کر فرمایا گر تم چاہو تو تمہیں دے دوں مگر امیر شخص کا اور قوی طاقت اور کماؤ شخص کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

حدیث: فقیر سے مراد پیشہ ور بھکاری نہیں ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! مساکین کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: المسكين الذى لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن له فيتصدق عليه ولا يقوم فيسائل

الناس۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر ضرورت مال نہ ہو۔وہ ایسا سفید پوش ہے جو مستحق ہونے کے باوجود مانگنے اور سوال کرنے سے بچتا ہے۔

عاملین: وہ کارکنان جو زکوٰۃ وصدقات کی وصولی و تقسیم اوراس کے حساب کتاب پر معمور ہوں۔

Revert Support۔ تالیف قلب (دل جوئی)۔

مولفۃالقلوب سے مراد ایک تو وہ فرد ہے جو اسلام کی طرف مائل ہو اور اس کی امداد کرنے پر امید ہو کہ وہ مشرف بہ اسلام ہو جائے گا۔اسی طرح وہ نو مسلم افراد جو اسلام قبول کرنے کے بعد مالی مشکلات، مسائل کا شکار ہیں اور ان کو امداد اور سپورٹ کی ضرورت ہے۔بعض فقہاء کے نزدیک یہ مصرف ختم ہو گیا ہے لیکن دوسرے فقہاء کے نزدیک حالات وظروف کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز ہے۔

مسلم کمیونٹی کیلیئے لمحہ فکریہ: نو مسلموں کیلیئے زکوۃ میں سے مالی امداد کی مد کے باوجود نو مسلموں کو ہماری طرف سے کوئی سپورٹ نہیں ملتی۔اگر کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو وقتی طور پر تو خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔لوگ اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ہر آدمی مبارکباد دیتا ہے مگر اس کے بعد کیا ہوتا ہے وہ ایک مایوس کن کیفیت ہے۔نو مسلموں کو جن معاشرتی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے حل کی طرف مسلم کمیونٹی کی طرف سے کوئی منظم سپورٹ موجود نہیں۔ان کی دینی تربیت اور رہنمائی کا بھی کوئی انتظام موجود نہیں ہوتا۔اس اہم ایشو کی طرف ہمیں سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیئے تاکہ لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے کے بعد حالات اور ہمارے رویوں سے نالاں ہو کر مایوسی کا شکار نہ ہوں۔

مقروض: وہ مقروض مراد ہیں جو اپنے اہل وعیال کے نان نفقہ اور ضروریات زندگی فراہم کرنے میں لوگوں کے زیر بار ہو گئے اور ان کے پاس نقد رقم بھی نہیں ہے اور ایسا سامان بھی نہیں ہے جسے بیچ کر وہ قرض ادا کریں سکیں۔

فی سبیل اللہ: اللہ کے راستے میں خرچ، دعوت دین، تبلیغ اسلام وغیرہ۔

Refugees۔ مسافرین یا مہاجرین۔

یعنی اگر کوئی مسافر، سفر میں مستحق امداد ہو گیا ہے چاہے وہ اپنے گھر یا وطن میں صاحب حیثیت ہی ہو، اس کی امداد زکوۃ کی رقم سے کی جاسکتی ہے۔عموماً آفت زدہ علاقوں کے متاثرین مہاجرین اس مد کے بہترین مستحق ہیں۔

منافقین کی ایذاء رسانیاں

اللہ، رسول ﷺ کی رضا سب سے مقدم!

يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْۚ وَاللهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (توبہ۔62)

تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں، اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

They swear by Allah to you ˹believers˺ to satisfy you. But Allah and His Messenger are more worthy for them to satisfy, if they are ˹true˺ believers. (9:62)

منافقین کا ڈر: کہیں بے نقاب نہ ہو جائیں

پندرہواں رکوع: اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔۔۔ (توبہ۔67)

رکوع کے تفسیری موضوعات

منافقین کا تعارف، تمام منافقین اسلام دشمنی میں ایک ہیں، منافقین مدینہ کا پس منظر، اعتقادی نفاق، منافقانہ طرز زندگی کی ممانعت، مومنین کے خصائل، خسارے میں کون لوگ ہیں؟، ایمانداروں کے اعمال، ایک دوسرے کی مدد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اقامت صلوۃ، ادائے زکوۃ، چھ قوموں کا تذکرہ: ماضی سے عبرت حاصل کرو، سچے اہل ایمان کی صفات (والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض)، سچے اہل ایمان کے ساتھ اللہ کا وعدہ، اہل ایمان کی نیکیوں پر انعامات، اللہ کی رضا اور خوشنودی: سب سے بڑی کامیابی (ورضوان من اللّٰہ اکبر)۔

منافقین کا تعارف

تمام منافقین اسلام دشمنی میں ایک ہیں

اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ (توبہ۔67)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے (کی جنس) سے ہیں۔ یہ لوگ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) بند رکھتے ہیں، انہوں نے اللہ کو فراموش کر دیا تو اللہ نے انہیں فراموش کر دیا، بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں۔

Profile of the Hypocrites!

The hypocrites, both men and women, are alike: they encourage what is evil, forbid what is good, and withhold ˹what is in˺ their hands. They neglected Allah, so He neglected them. Surely the hypocrites are the rebellious. (9:67)

منافقین مدینہ کا تعارف

علامہ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں منافقین مدینہ کا تعارف پیش کیا ہے۔ یہ تمام لوگ مال دار تھے اور مدینہ میں جائیدادیں اور پھیلے ہوئے کاروبار رکھتے تھے۔ مالداری اور تجارت نے ان کو منافع پسند، مصلحت پسند اور دنیا پرست بنا دیا تھا۔ اسلام جب مدینہ پہنچا اور آبادی کے ایک بڑے حصہ نے پورے اخلاص اور جوش ایمانی کے ساتھ اسلام قبول کر لیا، تو یہ لوگ عجیب امتحان میں مبتلا ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مقامی لوگوں کی اکثریت بشمول ان کی اپنی اولاد دین اسلام قبول کر چکی ہے۔ ان کے خلاف اگر وہ کفر وانکار پر قائم رہتے ہیں تو ان کی عزت، شہرت سب خاک میں مل جائے گی حتیٰ کہ ان کے اپنے گھروں میں ان کے خلاف بغاوت برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دوسری طرف اس دین کا ساتھ دینے کے معنی یہ ہیں کہ باقی سارے عرب سے دشمنی مول لے لیں۔ وہ چونکہ ساری دنیا کے معاملات صرف مفاد اور مصلحت ہی کے زاویہ سے دیکھتے اس لیے ان کو اپنے مفاد کے تحفظ کی بہترین صورت یہی نظر آئی کہ وہ ایمان کا محض زبانی دعویٰ کر لیں تاکہ اپنے آپ کو مردم شماری میں مسلمان ظاہر کر سکیں۔ مدینہ میں رہ کر اعلانیہ غیر مسلم ہونے سے ان کو اپنے ہی خاندان اور قبیلے سے بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑتا۔ مدینہ کو چھوڑتے تو اپنی جائیداد اور تجارت سے ہاتھ دھونے پڑتے۔ اپنے کفر کیلئے یہ اتنی قربانی دینے کو تیار نہیں تھے۔ مجبوراً مدینہ میں بیٹھ کر بادل نخواستہ نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ان کی مجبوری تھی۔ یہ دور نبویؐ کے اعتقادی منافق تھے۔ ظاہری طور پر مسلمان تھے مگر ان کی اصل ہمدردیاں دشمنان اسلام کے ساتھ تھیں۔ قرآن مجید نے ان کی اس منافقانہ طرز زندگی کا پردہ چاک کیا اور اس منافقت کو کھول کر بیان کیا۔ غزوہ تبوک نے تمام منافقین کو بے نقاب کر دیا اور کھرے اور کھوٹے کی تمیز کرا دی۔ سورۃ توبہ کی ان آیات میں ان منافقین کے خصائل کو بیان کر کے ان کے نفاق سے پردہ اٹھایا گیا۔

مومنین اور منافقین میں فرق:

منافقین کی خصلتیں مومنین کے بالکل برخلاف ہوتی ہیں۔

مومن بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں منافق برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلائیوں سے منع کرتے ہیں۔

مومن سخی ہوتے ہیں منافق بخیل ہوتے ہیں۔

مومن ذکراللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ منافق یادالٰہی بھلائے رہتے ہیں۔

Comparison between the hypocrites and the true believers!

ایمانداروں کے اعمال:

ایک دوسرے کی مدد،

امر بالمعروف ونہی عن المنکر،

اقامت نماز،

ادائے زکوٰۃ،

اللہ ورسولﷺ کی اطاعت،

چھ قوموں کا تذکرہ: ماضی سے عبرت حاصل کرو

اَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (توبہ۔70)

کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر جو الٹ دی گئی تھیں، ان کے پاس ان کے رسول صاف احکام لے کر پہنچے، سو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

Learn Lessons from the Past

Have they not received the stories of those ˹destroyed˺ before them: the people of Noah, ’Âd, and Thamûd, the people of Abraham, the residents of Midian, and the overturned cities ˹of Lot˺? Their messengers came to them with clear proofs. Allah would have never wronged them, but it was they who wronged themselves. (9:70)

تفسیر: یہاں ان چھ قوموں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جن کا مسکن ملک شام رہا ہے۔ یہ بلاد عرب کے قریب ہے اور ان کی کچھ باتیں انہوں نے شاید آباواجداد سے سنی بھی ہوں۔

قوم نوح: جو طوفان میں غرق کر دی گئی۔

قوم عاد: جو قوت اور طاقت میں ممتاز ہونے کے باوجود، باد تند سے ہلاک کر دی گئی۔

قوم ثمود: جسے آسمانی چیخ سے ہلاک کیا گیا۔

قوم ابراہیم: جس کے بادشاہ نمرود بن کنعان کو مچھر نے ہلاک کر دیا۔

اصحاب مدین (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم): جنہیں چیخ زلزلہ اور بادلوں کے سائے کے عذاب سے ہلاک کر دیا گیا اور

اہل مؤتفکات سے مراد قوم لوط ہے۔ ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے۔ دوسرے ان کی بستی کو اوپر اٹھا کر نیچے پھینکا گیا جس سے پوری بستی اوپر نیچے ہو گئی اس اعتبار سے انہیں اصحاب مؤتفکات کہا جاتا ہے۔

ان سب قوموں کے پاس، ان کے پیغمبر، جو ان ہی کی قوم ایک فرد ہوتا تھا آئے۔ لیکن انہوں نے ان کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی، بلکہ تکذیب اور عناد کا راستہ اختیار کیا، جس کا نتیجہ بالآخر عذاب الیم کی شکل میں نکلا۔

سچے اہل ایمان کی صفات

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (توبہ۔71)

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

Qualities of true believers!

The believers, both men and women, are guardians of one another. They encourage good and forbid evil, establish prayer and pay Zak'at, and obey Allah and His Messenger. It is they who will be shown Allah's mercy. Surely Allah is Almighty, All-Wise. (9:71)

اللہ کی رضا اور خوشنودی: سب سے بڑی کامیابی

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (توبہ۔72)

اور اللہ کی رضا اور خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

But pleasure from Allah is greater. It is that which is the great attainment.

سولہواں رکوع: يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔۔۔ (توبہ۔73)

رکوع کے تفسیری موضوعات

منافقین سے جہاد کے حکم کا مطلب، منافقین کی بداعمالیاں اور جھوٹی شہادتیں، توبہ و اصلاح کا دروازہ منافقین کیلئے بھی کھلا ہے، رب کو بھلانے والے، احسان فراموشی کی بدترین مثال، دعا قبول ہوئی تو رب کو بھول گئے (ومنھم من عاھد اللہ لئن آتانا ممن فضلہ۔۔)، بداعمالی کا نتیجہ: مرض نفاق، اللہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے (انّ اللہ یعلم سرّھم ونجواھم)، سچّے اہلِ ایمان پر طعنہ زنی کرنے والوں کا انجام، نبی کریمؐ سے دھوکہ کرنے والے منافقین کی مغفرت نہیں ہوگی (استغفر لھم او لاتستغفرلھم)۔

منافقین سے جہاد کے حکم کا مطلب

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔۔۔: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کفار اور منافقین دونوں سے جہاد کرنے اور ان کے معاملہ میں شدت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کفار سے جہاد کا حکم تو واضح ہے جس کی مثال ہمیں نبی کریمؐ کے غزوات کی شکل میں ملتی ہے۔ لیکن منافقین سے جہاد کا مطلب ہے؟ نبی کریمؐ نے منافقین کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی۔ رسول

اللہ ﷺ کے تعامل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منافقین کے خلاف جہاد سے مراد یہ ہے کہ ان کو تذکیر کی جائے اور زبانی دعوت اسلام دی جائے تاکہ ان کو اسلام کی حقانیت سمجھ آجائے اور وہ اپنے دعوی اسلام میں مخلص ہو جائیں۔(بحوالہ قرطبی ومظہری)

توبہ اور اصلاح احوال کا دروازہ منافقین کیلئے بھی کھلا ہے

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ۔ (توبہ۔74)

اگر یہ (منافقین) توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔

If they repent, it will be better for them. (9:74)

دعا قبول ہوئی تو رب کو بھول گیا

وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ فَلَمَّآ اٰتَاهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ (توبہ۔75۔76)

ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل سے ہم کو نوازا تو ہم ضرور صدقہ وخیرات کریں گے اور نیک وصالح بن کر رہیں گے۔ پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دولت بخشی تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور وہ (اپنے عہد سے) روگردانی کرتے ہوئے پھر گئے۔

Story of an ungrateful person!

And among them are those who made a covenant with Allah, [saying], "If He should give us from His bounty, we will surely spend in charity, and we will surely be among the righteous. But when He gave them out of His bounty, they withheld it and turned away indifferently. (9:75.76)

احسان فراموشی کی بدترین مثال:

آیت کا شان نزول: یہ آیت ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ: میرے لئے مالداری کی دعا کیجئے۔

حضورﷺ نے سات فتنوں (آزمائشوں) سے پناہ مانگی:

ان میں ایک دولت کی آزمائش بھی ہے

حدیث: بَادِرُوا بالأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إلا فَقْرًا مُنسيًا، أو غِنًى مُطْغِيًا، أو مَرَضًا مُفْسِدًا، أو هَرَمًا مُفَنِّدًا، أو مَوْتًا مُجْهِزًا، أو الدَّجَالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أو الساعةَ فالساعةُ أَدْهَى وَأَمَرّ۔

رسول اللہﷺ نے فرمایا: "سات (فتنوں کے آنے) سے پہلے جلدی جلدی عمل کر لو۔ کیا تمھیں غافل کر دینے والی غربت، سرکش بنا دینے والی امیری، یا تباہ کر دینے والے مرض، یا ایسے بڑھاپے جس سے عقل سٹھیا جائے یا اچانک آجانے والی موت کا انتظار ہے یا پھر دجال جیسے بدترین غائب چیز کا انتظار ہے یا پھر قیامت کا؟۔ قیامت تو بہت ہیبت ناک اور کڑوی ہے۔ (ترمذی)

بداعمالیوں کا نتیجہ: مرض نفاق

A serious note of warning!

اللہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے!

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ (توبہ۔78)

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کا بھید اور ان کا مشورہ جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

All is aware of their evil thoughts!

Do they not know that Allah ˹fully˺ knows their ˹evil˺ thoughts and secret talks, and that Allah is the Knower of all unseen? (9:78)

سچے اہل ایمان پر طعنہ زنی کرنے والوں کا انجام

Consequences of mockery!

نبیؐ سے دھوکہ کرنے والے منافقین کی مغفرت نہیں ہوگی!

اِسْتَغْفِرْ لَـهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَـهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَـهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَـهُمْ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّـهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِـهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَـهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ۔ (توبہ۔80)

توان کے لیے بخشش مانگ یانہ مانگ اگرتوان کے لیے ستّر دفعہ بھی بخشش مانگے گاتو بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا، اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

Prayer of Forgiveness will not benefit hypocrites!

سترہواں رکوع: فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ۔۔۔ (توبہ۔81)

رکوع کے تفسیری موضوعات

جھوٹے عذر تراشنے والوں کی خوش فہمیاں، جہنم کی آگ سے ڈرو(قل نار جهنّم اشد حرا)، ہنسا کم کرو، منافقین کی نماز جنازہ(ولا تصل علىٰ احد منهم)، حضور اکرمؐ کی رحمت کی عالیشان مثال، عبداللہ ابن ابی کا جنازہ، حذیفہ بن یمان: رازدان رسول اللہؐ، کسی کا مال ودولت تمہیں مرعوب نہ کرے، جھوٹی معذرت کر کے خوش ہونے والے، اصحاب الخیرات، اصل بھلائی کے حقدار: سچّے اہل ایمان، فوز عظیم: بڑی کامیابی کے حقدار۔

جھوٹے عذر تراشنے والوں کی خوش فہمیاں!

جہنم کی آگ سے ڈرو!

ہنسا کم کرو

فَلْيَـضْحَكُوْا قَلِيْلاً وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

اب چاہیے کہ یہ لوگ ہنسا کم کریں اور روئیں زیادہ، اس لیے کہ جو بدی یہ کماتے رہے ہیں اس کی جزا ایسی ہی ہے (کہ انہیں اس پر رونا چاہیے)۔توبہ۔82

So, they should laugh a little and [then] weep much as recompense for what they used to earn (by committing sins). (9:82)

حدیث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو تھوڑا، اور روؤ زیادہ۔

منافقین کی نماز جنازہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ (توبہ۔84)

اور آپ کبھی بھی ان (منافقین) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں (کیونکہ آپ ؐ کا کسی جگہ قدم رکھنا بھی رحمت و برکت کا باعث ہوتا ہے اور یہ آپ ؐ کی رحمت و برکت کے حق دار نہیں ہیں)۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئے۔

Funeral of hypocrites!

حضور ﷺ کی رحمت کی عالیشان مثال

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے زندگی بھر حضور ؐ کو بے پناہ اذیتیں اور تکالیف پہنچائیں تھیں۔ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہو گیا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی (جو مسلمان تھے) رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ ؐ (بطور تبرک) اپنی قمیض عنایت فرما دیں تاکہ میں اپنے باپ کو کفنا دوں۔ دوسرا آپ ؐ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ آپ ؐ نے قمیض بھی عنایت فرما دی اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عمر نے آپ ؐ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے روکا ہے، آپ ؐ کیوں اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یعنی روکا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا، تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کر لوں گا۔ چنانچہ آپ ؐ نے نماز جنازہ پڑھا دی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (توبہ۔84) نازل فرمائی کہ آئندہ منافقین کے حق میں دعائے مغفرت نہیں کی جا سکتی۔ (صحیح بخاری)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے دعا مغفرت کرنا درست نہیں۔اسی طرح اس کی قبر کی زیارت کے لئے جانا بھی درست نہیں،البتہ عبرت حاصل کرنے کے لئے ہو یا کسی خاص وجہ کے لئے ہو تو وہ اس کے منافی نہیں،جیسا کہ ہدایہ میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کا غیر مسلم رشتہ دار فوت ہو جائے تو مسلمان رشتہ دار اس کیلئے کفن دفن کا انتظام کر سکتا ہے۔

حذیفہ بن یمان: رازدان رسول اللہ ﷺ

مدینہ کے منافقین جنہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو بے پناہ نقصان پہنچایا تھا۔انہوں نے ہر مرحلے اور موقع پر آستین کے سانپ کا کردار نبھایا۔ان سب کے نام بذریعہ وحی آپ ؐ کو بتائے گئے مگر آپ ؐ نے انکے نام پبلک نہیں کئے۔صرف اپنے ایک صحابی حضرت حذیفہ بن یمان (رض) کو ان کے نام بتائے۔اسی بناء پر انہیں رازدان رسول ؐ کہا جاتا تھا۔

کسی کا مال و دولت تمہیں مرعوب نہ کرے!

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُـهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَـهُمۡ بِـهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كَافِرُوۡنَ۔ (توبہ۔85)

اور ان کے مالوں اور اولاد سے تعجب نہ کرو،اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ ناشکر گذار ہوں۔

Don’t impress by other’s wealth!

And let neither their wealth nor children impress you ˹O Prophet˺. Allah only intends to torment them through these things in this world, and ˹then˺ their souls will depart while they are disbelievers. (9:85)

جھوٹی معذرت دے کر خوش رہنے والے!

رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِـعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ۔ (توبہ۔87)

وہ خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے معذورین کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے سو وہ نہیں سمجھتے۔

They preferred to (send false apology and) stay behind with the disabled, and their hearts have been sealed so they do not comprehend. (9:87)

اصحاب الخيرات

اصل بھلائی کے حقدار: سچے اہل ایمان!

People who deserve goodness!

فوز عظیم: بڑی کامیابی کے حقدار

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔(توبہ۔89)

اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

Real Success!

Allah has prepared for them Gardens under which rivers flow, to stay there forever. That is the ultimate triumph. (9:89)

دسویں پارے کا آخری رکوع: وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ۔۔۔ (توبہ۔90)

رکوع کے تفسیری موضوعات

تبوک: بغیر وسائل گرمی میں صحرائی مہم۔آزمائش، کھرے اور کھوٹے کا فرق واضح ہو گیا، اعراب کی خود ساختہ معذرتیں، معذّرین کی اقسام، حقیقی معذّرین کو استثناء (لیس على الضعفاء ۔۔)، عذر شرعی والوں کو کوئی ملامت نہیں۔

تبوک: بغیر وسائل گرمی میں صحرائی مہم۔آزمائش

اعراب کی خود ساختہ معذرتیں

Excuses for exemption!

بدوی عربوں سے مراد مدینہ کے اطراف میں رہنے والے دیہاتی اور صحرائی عرب ہیں جنہیں عام طور پر بدو کہا جاتا ہے۔ان معذّرین کے بارے میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے۔

بعض کے نزدیک یہ شہر سے دور رہنے والے وہ اعرابی ہیں جنہوں نے جھوٹے عذر پیش کرکے اجازت حاصل کی کہ انہیں اس تبوک کی مہم سے مستثنیٰ رکھا جائے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ یہ واقعی معذور افراد تھے جو حقیقتاً کسی شرعی عذر کے باعث غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکتے تھے۔

تیسری قسم ان بدویوں کی بھی تھی جنہوں نے آکر عذر پیش کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور گھروں میں ہی بیٹھے رہے۔

ان عذرات کے جواب میں پر یہ آیت نازل ہوئی، جس نے بتلادیا کہ ان کا مصنوعی عذر قابل قبول نہیں۔

عذر شرعی میں کون شامل ہیں؟

حقیقی معذورین کو استثناء

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (توبہ۔91)

ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں، ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

Disable People are exempt

There is no blame on the weak, the sick, or those lacking the means, as long as they are true to Allah and His Messenger. There is no blame on the good doers. And Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

عذر شرعی والوں پر کوئی ملامت نہیں!

No blame on those with valid excuses!

ایسے لوگ جو خدمت دین کے لیے بے تاب ہوں، اور اگر کسی حقیقی مجبوری کے سبب سے یا ذرائع نہ پانے کی وجہ سے عملاً خدمت نہ کر سکیں تو ان کا شمار اللہ کے ہاں خدمت دین انجام دینے والوں ہی میں ہوگا اگرچہ انہوں نے عملا کوئی خدمت انجام نہ دی ہو۔ یہی بات ہے جو غزوہ تبوک سے واپسی پر دوران سفر نبی کریمؐ نے اپنے رفقا کو خطاب کرتے ہوئے فرمائی تھی کہ: ان بالمدینة اقوامًا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم۔ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے کوئی وادی طے نہیں کی اور کوئی فاصلہ طے نہیں کیا جس میں وہ تمہارے ساتھ ساتھ نہ رہے ہوں"۔ صحابہ نے تعجب سے کہا "کیا مدینہ ہی میں رہتے ہوئے؟" "فرمایا "ہاں، مدینے ہی میں رہتے ہوئے۔ کیونکہ مجبوری (عذر شرعی) نے انہیں روک لیا تھا ورنہ وہ خود رکنے والے نہ تھے"۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com